بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتواں سال	مئی سنہ ۱۹۶۴ء	بارھواں پرچہ

بچوں کی محفل

پیارے بچو!

مئی کا رسالہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اس دفعہ سرورق میں ہم آپ کے لئے بالکل ایک نئی چیز پیش کر رہے ہیں اور وہ ہے ربوہ کا خوبصورت منظر جو "کوہِ گلبازار" کی بلند ترین چوٹی سے لیا گیا ہے اور تشحیذ میں پہلی دفعہ پیش کیا جا رہا ہے امید ہے آپ کو پسند آئے گا۔

"میری زندگی کا دلچسپ واقعہ" مقابلہ کا یہ سلسلہ خدا کے فضل سے بڑا مقبول ہو رہا ہے ہم آئندہ بھی بچوں کو اس عنوان پر لکھتے رہنے کی دعوت دیتے ہیں۔

بچوں کے نئے تعلیمی سال کا آغاز ہو چکا ہے ہمیں امید ہے کہ بچے شروع ہی سے محنت اور تعلیم میں دلچسپی کو اپنا شعار بنائیں گے تاکہ پڑھائی ان کے لئے ایک دلچسپ مشغلہ بن جائے اور وہ ہنستے مسکراتے ہوئے امتحانوں میں شریک ہوں اور اعلیٰ کامیابیاں ان کے پاؤں چومیں۔

نیک تمناؤں کے ساتھ

آپ کا "بھائی جان"

اس شمارہ میں

* بچوں کی محفل
* جماعت احمدیہ کے بیرونی مشنوں کے حالات۔
* سوئیل کا پیدل سفر
* دنیائے احمدیت کی خبریں
* میاں مچھر اور بی مکھی کا مقدمہ
* ننھی منی کہانیاں
* اطفال الاحمدیہ کی مساعی
* یومِ والدین کی تقاریب
* متعدد نظمیں
* ذرا ہنس لیجئے
* آپ کے خطوط ۔ نامہ و پیام ۔ قلمی دوستی

ایڈیٹر:۔ شیخ خورشید احمد

نائب ایڈیٹر:۔ محمد اسلم قریشی شاہد

ٹیلیفون:۔ ۴۸

طابع و ناشر:۔ سید عبدالباسط

مطبوعہ:۔ ضیاء الاسلام پریس

مقامِ اشاعت:۔

دفتر تشحیذ الاذہان دارالصدر جنوبی۔ ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر:۔ ۷۱۲۸

خوشنویس:۔ حمید الدین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کا

احمدی بچوں سے خطاب

عہد شکنی نہ کرو اہلِ وفا ہو جاؤ
اہلِ شیطاں نہ بنو اہلِ خدا ہو جاؤ

گرتے پڑتے درِ مولیٰ پہ رسا ہو جاؤ
اور پروانے کی مانند فدا ہو جاؤ

جو ہیں خالق سے خفا اُن سے خفا ہو جاؤ
جو ہیں اس در سے جُدا اُن سے جدا ہو جاؤ

حق کے پیاسوں کے لئے آبِ بقا ہو جاؤ
خشک کھیتوں کے لئے کالی گھٹا ہو جاؤ

غنچۂ دیں کے لئے بادِ صبا ہو جاؤ
کفر و بدعت کے لئے دستِ قضا ہو جاؤ

بادشاہی کی تمنّا نہ کرو ہرگز تم
کوچۂ یارِ یگانہ کے گدا ہو جاؤ

بحرِ عرفان میں تم غوطے لگاؤ ہر دم
بانیٔ کعبہ کی تم کاش دُعا ہو جاؤ

قطب کا کام دو تم ظلمت و تاریکی میں
بھولے بھٹکوں کے لئے راہ نما ہو جاؤ

موردِ فضل و کرم وارثِ ایمان و ہدیٰ
عاشقِ احمدؐ و محبوبِ خدا ہو جاؤ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ کی باتیں

درگذر اور معافی اچھی بات ہے

وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا

(ترجمہ) چاہیئے کہ معاف کریں اور درگذر کریں

تشریح

اپنے ہم جماعتوں اور ساتھیوں سے لڑنا جھگڑنا اور تُو تُو مَیں مَیں کرنا بہت بُری اور خلافِ تہذیب حرکت ہے۔ اگر تمہاری جماعت یا محلے کا کوئی لڑکا تم سے جھگڑنے لگے تو تمہیں چاہیئے کہ بجائے اس سے لڑنے کے اسے معاف کر دو اور جو کچھ اس نے ناحق تمہیں بُرا بھلا کہا ہے اسے بھول جاؤ۔ اِس طرح وہ خود شرمندہ ہوگا اور پھر تم سے کبھی نہیں لڑے گا تم دوسروں کے قصوروں کو معاف کرو۔ [illegible] اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ آیت میں آگے اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ "کیا تم یہ بات نہیں چاہتے کہ خدا تمہارے قصور معاف کرے؟ اور اللہ تو بڑا گناہ بخشنے والا اور اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

(شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی)

رسول اللہ کی باتیں

قیمتی نصائح

- لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ۔
مومن کو نہیں چاہیئے کہ وہ اپنے مومن بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔
- لَیْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا۔
وہ شخص ہم مسلمانوں سے نہیں جو ہمیں دھوکا دے۔
- مَا قَلَّ وَ کَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَ اَلْھٰی۔
جو مال تھوڑا اور کافی ہو وہ بہتر ہے بہ نسبت اسکے جو زیادہ ہو مگر غافل کر دے۔
- اَلرَّاجِعُ فِی ھِبَتِہٖ کَالرَّاجِعِ قَیْئِہٖ۔
اپنی دی ہوئی چیز کو لوٹانیوالا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی کی ہوئی قے واپس لوٹائے۔
- اَلْبَلَاءُ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ
بعض دفعہ مصیبت موقوف ہوتی ہے بات کرنے پر۔
- اَلنَّاسُ کَاَسْنَانِ الْمُشْطِ۔
تمام لوگ کنگھی کے دندانوں کی مانند ہیں۔
- اَلْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ
دولت مندی تو دل کی دولت مندی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اپنے بھائی کی بُرائی کے مقابلہ میں نیکی کرو

"باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزاسمہٗ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور اپنے بنی نوع کی۔۔۔ اپنے بھائیوں اور بنی نوع سے عدل کرو اور اپنے حقوق سے زیادہ ان سے کچھ تعرض نہ کرو اور انصاف پر قائم رہو۔

اور اگر اس درجہ سے ترقی کرنی چاہو تو اس سے آگے احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کی بدی کے مقابل نیکی کرے اور اس کے آزار کے عوض میں تو اس کو راحت پہنچاوے اور مروّت و احسان کے طور پر دستگیری کرے۔۔۔ پھر بعد اسکے ایتاء ذوالقربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تو جس قدر اپنے بھائی سے نیکی کرے یا جس قدر بنی نوع کی خیرخواہی بجالائے اس سے کوئی اور قسم کا احسان منظور نہ ہو بلکہ طبعی طور پر بغیر پیش نہاد کسی غرض کے وہ تجھ سے صادر ہو جیسی شدت قرابت کے جوش سے ایک خویش دوسرے خویش کیساتھ نیکی کرتا ہے سو یہ اخلاقی ترقی کا آخری کمال ہے کہ ہمدردی خلائق میں کوئی نفسانی مطلب یا مدّعا یا غرض درمیان نہ ہو بلکہ اخوت و قرابت انسانی کا جوش اس اعلیٰ درجہ پر نشوونما پا جائے کہ خود بخود بغیر کسی تکلّف کے اور بغیر پیش نہاد رکھنے کسی قسم کی شکرگزاری یا دعا یا اور کسی قسم کی پاداش کے وہ نیکی فقط فطرتی جوش سے صادر ہو۔"

بہ سلسلہ امتحان ناصرات الاحمدیہ و اطفال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کے بیرونی مشنوں کے متعلق اہم معلومات

۴۰ ممالک میں ۱۵۶ مشن | **۳۰۱ مساجد** | **۸ زبانوں میں ترجمہ قرآنِ کریم**

آج سے ۳۰ سال قبل ۱۹۳۴ء میں ہمارے پیارے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید جاری فرمائی جس کا مقصد جماعت کے افراد کے دلوں میں قربانی کا جذبہ پیدا کرنا اور بیرونی ممالک میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام تھا اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت تحریک کو اپنی تائید سے غیر معمولی طور پر نوازا۔ چنانچہ ۳۰ سال کے عرصہ میں اس انجمن نے غیر معمولی ترقی کی۔ مجاہدین نے شروع میں بےمثال قربانی کرتے ہوئے قریباً ایک لاکھ روپیہ اس مقدس فریضہ کے لئے فراہم کیا جو بڑھتے بڑھتے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ۳،۵۶،۷۳۵ روپیہ تک پہنچ چکا ہے

تبشیر کا مختصر خاکہ "زمین کے کناروں تک"

اس وقت تک جن جن ملکوں میں ہمارے مشن قائم ہو چکے ہیں اور جہاں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں ان کی فہرست یہ ہے:۔

امریکہ:۔ واشنگٹن۔ ٹرینیڈاڈ۔ برٹش گی آنا۔

یورپ:۔ انگلینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ۔ سپین سیکنڈے نیویا۔ جرمنی۔

مغربی افریقہ:۔ نائیجیریا۔ غانا۔ سیرالیون۔ لائبیریا۔ گیمبیا۔ آئیوری کوسٹ۔ ٹوگولینڈ۔

مشرقی افریقہ:۔ کینیا۔ ٹانگانیکا۔ یوگنڈا۔ ماریشس۔ جنوبی افریقہ۔

مشرقِ وسطیٰ و مشرقِ بعید:۔ فلسطین۔ لبنان۔ شام۔ عدن مصر۔ کویت۔ عراق۔ بحرین۔ دوبئی۔ ہانگ کانگ۔ برما سیلون۔ سنگاپور۔ کوالالمپور۔ شمالی بورنیو۔ جاپان جزائر فجی۔ انڈونیشیا۔ فلپائن۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ۴۰ ممالک میں ہمارے ۱۵۶ مشن قائم ہیں۔ تبلیغ کے کام پر ۵۷ پاکستانی مبلغ کام کر رہے ہیں جن کی امداد پر ۸۴ مقامی مبلغ اور ۲۲ دیگر کارکنان متعین ہیں۔ ان کے علاوہ کم و بیش ۲۰ پاکستانی مبلغ مرکز میں باہر جانے کے لئے انتظار کر رہے ہیں۔ بعض ممالک میں ہمارے مقامی باشندے از خود تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت ڈالے اور عمدہ نتائج سے نوازے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذکورہ بالا تبلیغی مشنز کے علاوہ سیرالیون میں ایک اور نائیجیریا میں دو میڈیکل مشنز ہیں جہاں تجربہ کار اور سند یافتہ ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ سوائے نئے قائم شدہ مشنز کے اکثر مشن ہاؤسز تحریک جدید کی اپنی تعمیر کردہ عمارتوں میں قائم ہیں۔

مساجد تحریک جدید کو غیر ممالک میں ۱۰۳ مساجد بنانے کی توفیق ملی ہے جن میں سے ۸ یورپین ممالک میں ہیں اور باقی دنیا کے مختلف حصوں میں تعمیر کی گئی ہیں۔ اس سال سوئٹزرلینڈ میں ایک شاندار مسجد تعمیر کی گئی ہے جس پر قریباً چار لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے باقی ممالک میں بیشتر مساجد مقامی جماعتوں نے اپنے خرچ پر یا مرکز سے معمولی گرانٹ لے کر تعمیر کی ہیں اور بعض مساجد ایسی ہیں جن پر مقامی جماعتوں نے کثیر رقم خرچ کی ہے۔ گو مساجد کی موجودہ تعداد حوصلہ افزا ہے مگر ابھی ہمیں بہت سی اور مساجد بنانی ہیں۔

اشاعت لٹریچر تراجم قرآن کریم:- اشاعتِ اسلام کا ایک بڑا ذریعہ لٹریچر کی اشاعت ہے جس کے تحت سب سے اہم کام مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کرنا ہے اس کی موجودہ صورت حال یہ ہے:-

۱۔ انگریزی۔ ڈچ۔ جرمن اور سواحیلی زبانوں میں ترجمہ ہو کر شائع ہو چکا ہے۔

۲۔ ہسپانوی۔ پرتگالی۔ اطالوی۔ روسی اور فرانسیسی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے مگر ابھی شائع نہیں ہوا۔ فرانسیسی زبان میں ترجمہ کی آخری نظر ثانی کروائی جا رہی ہے جس کے بعد پریس میں دے دیا جائے گا۔ باقی زبانوں کے تراجم باری باری طبع کر دئے جائیں گے۔ انشاء اللہ

۳۔ ڈینش زبان میں بیس پارے ترجمہ ہو چکے ہیں اور سات پارے شائع ہو چکے ہیں۔

۴۔ مینڈی (سیرالیون) زبان میں بھی بیس پاروں کا ترجمہ ہو چکا ہے اور پہلا پارہ شائع ہو چکا ہے۔

۵۔ یوروبا (نائیجیریا) زبان میں ایک پارہ شائع ہو چکا ہے۔ باقی ترجمہ ہو رہا ہے۔

۶۔ لوگنڈا (یوگنڈا) زبان میں پہلے پانچ پاروں کا ترجمہ زیر اشاعت ہے۔

۷۔ فینٹی (غانا) زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے۔

۸۔ انڈونیشین۔ ملائی۔ گورمکھی۔ کی کامبہ۔ ککویو۔ لوو زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ ابھی شائع نہیں ہوا۔ موخر الذکر تین زبانیں مشرقی افریقہ کے ممالک میں بولی جاتی ہیں۔

تفسیر القرآن:- تفسیر القرآن انگریزی کی تیسری اور آخری جلد گزشتہ سال شائع ہو گئی تھی۔ یہ تفسیر تقریباً ۳۰۰۰ صفحات پر مشتمل ہے اور خلافتِ ثانیہ کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔ اب اس تفسیر کا خلاصہ تیار کیا جا رہا ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ یہ کام سالِ رواں میں انجام کو پہنچ جائے۔

دیگر لٹریچر:- قرآن شریف کے تراجم کے علاوہ تحریک جدید کے ذمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات کے تراجم شائع کرنے کا اہم کام بھی ہے۔ گزشتہ سال کئی کتب کا انگریزی ترجمہ کرایا گیا ہے۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم کو خدا نے حکم دیا ہے

جناب شیخ روشن دین صاحب تنویرؔ

ہم کو خدا نے حکم دیا ہے — ہم کو مکلّف اس نے کیا ہے
بھیجا اس نے اپنا مسیحا — جس نے ہم سے عہد لیا ہے
جس میں اس نے سانس ہے پھونکی — وہ مُردہ بھی ہے تو جیا ہے
اُدھڑ گیا تھا جامۂ ہستی — ٹانکا ٹانکا اسنے سیا ہے

ہم بھی ہیں تنویرؔ مزے میں
زمزم کا اک جام پیا ہے

اطفال الاحمدیہ کی قابلِ تقلید مساعی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اس سال کی پہلی ششماہی ہر لحاظ سے مجلس اطفال الاحمدیہ کے لئے بابرکت اور ترقی دینے والی ثابت ہوئی۔ جہاں مجالس کے عہدیداران اطفال کو بیدار کرنے کے لئے دن رات ایک کر رہے ہیں وہاں اطفال خود بھی پہلے سے زیادہ شوق و ذوق سے اطفال الاحمدیہ کے پروگراموں میں حصہ لے رہے ہیں والدین بھی اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے فکرمند ہو رہے ہیں اور مجلس اطفال الاحمدیہ کے ساتھ پہلے سے بہتر رنگ میں تعاون فرما رہے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ہماری مساعی شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے یکم نومبر سنہ ۶۳ء سے لے کر ۳۰۔ اپریل سنہ ۶۴ء تک ۱۲ سرکلرز تیار کر کے مجالس کو بھجوائے ہیں۔ خطوط کی تعداد تین سو سے زائد ہے۔ لٹریچر کا مطالبہ آنے پر ایک سو سے زائد احباب و مجالس کو لٹریچر بھجوایا گیا۔ اطفال الاحمدیہ کی ضرورت۔ اہمیت۔ نظام اور پروگرام پر مشتمل ایک نیا کتابچہ دو ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ یہی کتابچہ مجلس مشاورت پر سب نمائندگان کی خدمت میں بھی پیش کیا گیا تھا جس کے نتائج خاطر خواہ ظاہر ہو رہے ہیں۔ خط و کتابت اور لٹریچر کے علاوہ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ شہر و ضلع۔ لاہور۔ لائل پور شہر و ضلع۔ شیخوپورہ شہر و ضلع۔ پشاور۔ نوشہرہ۔ مردان۔ ایبٹ آباد۔ راولپنڈی۔ کھاریاں۔ گجرات۔ چنیوٹ اور ربوہ کی مجالس کے دورے بھی کئے گئے جہاں مجالس کے ریکارڈ کا معائنہ کیا گیا اور کام کی رفتار کا جائزہ لے کر مزید ترقی حاصل کرنے کے لئے آسان ذرائع بتائے گئے۔

آپ کی کارگزاری

۱۔ ماہانہ رپورٹوں کی آمد کی رفتار نومبر کی نسبت اپریل میں ۵۰۰ بڑھ گئی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مجالس کے عہدیداران پہلے کی نسبت بہت بیدار ہو رہے ہیں اور ان کے ہاں اطفال کام کر رہے ہیں اور اس کا اہم فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ مرکز کو مجالس کے حالات کا علم ہوتا رہتا ہے اور مرکز ان کے حالات کے مطابق رہنمائی کرتا رہتا ہے جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ آمدہ رپورٹ پر شعبہ وار تبصرہ بھجوایا جاتا ہے جس میں گزشتہ کا محاسبہ اور آئندہ ماہ کے اہم پروگرام کا ذکر ہوتا ہے۔ پس ضرورت ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو مجالس ابھی تک اپنی ماہانہ رپورٹیں نہیں بھجواتیں وہ بھی باقاعدگی سے بھجوائیں۔ یہ چیز ان کی ترقی کے لئے ازحد مفید ثابت ہوگی۔

۲۔ **مرکزی امتحانات:۔** آپ کو معلوم ہوگا کہ ۲۲ مئی جمعۃ المبارک سب اطفال کے لئے ایک اہم دن ہے۔ جب ۱۔ ستارہ اطفال۔ ۲۔ ہلال اطفال۔ ۳۔ قمر اطفال کے امتحانات ہو رہے ہیں۔ اکثر شہری اور دیہاتی مجالس اطفال کو ان امتحانات کے لئے تیاری کروا رہی ہیں۔ بعض مجالس نے خاص طور پر اسی غرض کے لئے تعلیمی و تربیتی کلاسوں کا اجراء کیا مثلاً پشاور میں یہ کلاس ایک ہفتہ جاری رہی جس میں روزانہ تین چار گھنٹے تک بچوں کو دینی معلومات یاد کروائی جاتی رہیں ربوہ۔ لائل پور۔ سیالکوٹ۔ لاٹھیانوالہ۔ چک نمبر ۹۶ ج گ۔ کھاریاں وغیرہ میں روزانہ بچوں کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں جن میں چھوٹے چھوٹے دینی اسباق یاد کروائے جا رہے ہیں۔ علمی معلومات یاد کروانے کے علاوہ عملی کاموں کی مشق بھی کروائی جا رہی ہے اور ان کا ریکارڈ بھی ساتھ ساتھ رکھا جا رہا ہے۔ اگر سب مجالس امتحانات کے لئے سب اطفال کو تیاری کروائیں تو یقیناً ۲۲ مئی کا دن مجلس اطفال الاحمدیہ کے لئے شاندار دن ہوگا جبکہ ہر طفل اپنی ترقی کے لئے امتحان دے رہا ہوگا۔ مرکز کی طرف سے ان تینوں امتحانات کے پرچہ جات چھپوا کر سب مجالس کے قائدین کو بھجوا دیئے گئے ہیں (اگر آپ کے قائد صاحب کو اب تک نہ ملے ہوں تو جلدی ایک خط لکھ دیں تا دوبارہ بھجوائے جا سکیں اور آپ امتحان میں شامل ہونے سے محروم نہ رہ جائیں) چاروں امتحانات کے نصاب کے جوابات پر مشتمل کتب تیار ہو گئی ہیں اور چھپ رہی ہیں ہماری کوشش ہے کہ ان کی طباعت عمدہ ہو اور با تصویر ہوں آپ بھی اس سکیم کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ امسال امتحانات میں شامل ہونے والی مجالس کے نام تشحیذ الاذہان اور الفضل میں شائع کروائے جائیں گے۔

چندہ

کوئی مجلس بھی اپنا کام پیسے کے بغیر نہیں چلا سکتی اس لئے اطفال اپنی مجلس کے کاموں کو چلانے کے لئے پانچ، دس یا پندرہ پیسے ماہوار چندہ دیتے ہیں۔ اس سال ہمیں کم از کم تین ہزار روپیہ جمع کرنا ہے جس میں سے ۱/۳ حصہ یعنی ایک ہزار روپیہ مرکز میں آنا چاہیئے اور باقی دو ہزار روپیہ مجالس مقامی طور پر اطفال کے علمی اور ورزشی پروگراموں پر خرچ کریں گی۔

اب سال میں سے چھ ماہ گزر گئے ہیں۔ اب تک مرکز میں کم از کم -/۵۰۰ روپیہ آنا چاہیئے تھا مگر ابھی تک بہت کم رقم مرکز میں پہنچی ہے۔ پس یا تو آپ کی وصولی کی رفتار سست ہے اور اگر آپ چندہ وصول باقاعدگی سے کرتے ہیں تو پھر آپ نے مرکزی حصہ نہیں بھجوایا۔ اور ان دونوں کی اصلاح ہونی چاہیئے اور جب آپ چندہ مرکزی دفتر کو بھجوایا کریں تو ساتھ ہی اس کی تفصیل ضرور لکھا کریں مثلاً یہ چندہ مجلس اطفال الاحمدیہ ہے اور یہ چندہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ہے۔

یوم والدین

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یوم والدین کی تقاریب دن بدن مقبول ہوتی جا رہی ہیں اور شہروں کے علاوہ دیہات میں بھی بہت کامیاب ہو رہی ہیں۔ محترمی صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کے روح پرور پیغامات اس پروگرام کو کامیاب بنانے کیلئے مفید ثابت ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں شاندار تقریب کراچی

(باقی [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حج بیت اللہ

مسلمانوں کا ایک عالمگیر اجتماع

ملک مبارک احمد
دہم سی

گذشتہ سال بارہ لاکھ مسلمانوں نے فریضۂ حج ادا کیا تھا اِس سال پندرہ لاکھ مسلمانوں نے حج بیت اللہ ادا کرنے کا شرف حاصل کیا۔ سعودی عرب کی حکومت نے حجاج کے لئے وسیع پیمانے پر انتظامات کئے۔ جن جن راستوں سے اور جن جن مقامات پر حاجیوں کو جانا تھا وہاں موسم کے مطابق تمام سہولتیں بہم پہنچانے کی کوشش کی گئی۔

حج بیت اللہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور ہر ذی استطاعت مسلمان پر فرض ہے —— جو مسلمان بیت اللہ جانے کی توفیق رکھتا ہے اس کے مالی حالات ایسے ہوں کہ اس کے جانے کے بعد اُس کے ورثاء پریشان نہ ہوں اور ضروریات پورا ہونے کے سامان پورے ہوں اس پر حج کی ادائیگی لازمی ہے۔ حج اسلام کا ایک نہایت اہم اور عظیم الشان اجتماع ہے اس میں دنیا کے ہر حصہ سے لاکھوں مسلمان شریک ہوتے ہیں اور لبیک اللّٰھم لبیک لا شریک لک لبیک —— کی دل نواز اور روح پرور صدائیں بلند کرتے ہوئے اللہ کے احکام کی بجا آوری کے لئے قافلوں کے قافلے بیت اللہ کا قصد کرتے ہیں۔ کوئی نزدیک سے آتا ہے تو کوئی دور سے۔ کوئی پیدل چل کر آتا ہے اور کوئی سواری پر۔ کوئی نشیب کے علاقوں سے آتا ہے تو کوئی فراز کے۔ ان کے آنے کا طریقہ کچھ اِس نوعیت کا حامل ہوتا ہے کہ قرآن کے الفاظ میں یاتون من کل فجٍ عمیق کا ایک حقیقی اور واقعاتی نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔

بیت اللہ ایسی بابرکت اور مقدس جگہ ہے کہ وہاں پہنچ کر کالے اور گورے، امیر و غریب، بادشاہ اور گدا، حاکم اور رعایا، غلام اور آقا، عربی اور عجمی، مالدار اور غریب کا امتیاز ختم ہوجاتا ہے۔ سبھی ایک صف میں کھڑے ہیں اور ایکسی ہی لباس ایک ہی اسلوب اور ایک ہی طریقہ پر اللہ کی عبادت میں مشغول اور منہمک ہیں۔

حج بیت اللہ جہاں اپنے دامن میں بے پناہ اجر و ثواب سمیٹے ہوئے ہے وہاں اس کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے انسان نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ خلفائے اسلام کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ خلفاء حج کو جاتے تو تمام صوبائی گورنروں، علاقائی رہنماؤں اور ملک کے اونچے طبقہ سے بھی ملتے اور ان کے حالات بھی دریافت فرماتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس وقت مسلمانوں کو بے شمار مسائل درپیش ہیں اور ہر ملک کسی نہ کسی مشکل میں گھرا ہؤا ہے اور اس مشکل کا تعلق اگرچہ کسی خاص ملک سے ہے لیکن اس کے اثرات ہمہ گیر ہیں۔ اور اس پر غور و فکر کے لئے تمام ملکوں کا اشتراک ضروری ہے۔ اگر تمام ملک کے رہنما اس پر عمل شروع کر دیں اور حج کے موقع پر ایک اجتماع مقرر کریں تو یہ نہایت مفید رہیگا اس سے ان کے آپس کے تعلقات بھی مضبوط ہوں گے۔

کھانے کے آداب

ملک مبارک احمد۔ فیکٹری ایریا۔ ربوہ

بچو! کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ منہ اور ناک اچھی طرح سے صاف کر لو۔ پھر دستر خوان پر آؤ۔ جب دستر خوان پر آؤ تو کھانے میں پہل نہ کرو مگر جب میزبان ہو تو پہل کرو۔ ہاتھ اور کپڑوں کو آلودہ نہ کرو اور تین انگلیوں سے زیادہ کے ساتھ مت کھاؤ۔ منہ زیادہ نہ کھولو۔ لقمہ بڑا نہ اٹھاؤ۔ اور اس کو جلدی سے نیچے نہ اتارو اور منہ میں زیادہ دیر نہ رکھو۔ کھاتے وقت انگلی مت چاٹو۔ اور طرح طرح کے کھانوں کی طرف نظر مت کرو۔ اگر عمدہ کھانا تھوڑی مقدار میں ہو تو اس کا لالچ مت کرو بلکہ اس کو دوسروں کے لئے قربان کر دو۔ جو شخص اس کھانے کو کھانے لگے تو اس کی طرف مت دیکھو ہمیشہ اپنے آگے سے کھاؤ۔ ہڈی وغیرہ جو کچھ منہ میں ہو اس کو روٹی یا دستر خوان پر مت رکھو اگر لقمہ میں کوئی ہڈی، بال یا کوئی اور چیز آ جائے تو اس کو اس طریقے سے پھینکو کہ کسی کو پتہ نہ چلے۔ جیسے مثل مشہور ہے کہ "دائیں ہاتھ سے ایسے دو کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے"۔ اور جو کچھ دوسروں کے لئے نفرت کا سبب ہو وہ کام مت کرو۔

جو کھانا کھاؤ اس کو ایسا پاک صاف رکھو کہ اگر کوئی دوسرا آدمی بچا ہؤا کھانا کھائے تو اس سے نفرت نہ کرے دوسروں سے پہلے کھانا مت چھوڑو۔ اگر دوسرے لوگ کھانا چھوڑ دیں تو تم بھی چھوڑ دو خواہ تم نے پورا کھانا کھالیا م

ہ بھی نہ ہو مگر اپنے گھر میں بیشک کھاتے رہو کوئی ہرج نہیں۔ اگر کھانا کھاتے وقت پانی کی ضرورت پڑے تو بے چینی اور جلدی سے نہ پیو۔ اور منہ اور حلق سے آواز نہ نکالو۔ کھانا کھانے کے بعد فوراً ہاتھ دھوؤ اور پھر تولئے سے پونچھ لو۔

جماعتِ احمدیہ کے بیرونی مشن

(بقیہ صفحہ ۶)

مختلف بیرونی مشنوں میں ۳۳ اخبارات و رسائل شائع کئے جاتے ہیں جن پر اندازاً ۵۰،۰۰۰ روپیہ خرچ ہوتا ہے۔

اشاعت کے ضمن میں دنیا کی لائبریریوں میں سلسلہ کی کتب کا رکھوانا بھی شامل ہے۔ چنانچہ اس سال بھی بعض لائبریریوں کو لٹریچر بھجوایا گیا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ بھجوایا جاتا رہے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھٹکتے مسافر کو رستہ بتاؤ

مکرم حکیم سید عبد الہادی صاحب بہاری

مرے پیارے بچو میرے پاس آؤ
مجھے بھی ذرا اپنی باتیں سناؤ

جو پیغام مہدی کا تم کو ملا ہے
ہر اک سمت جاؤ ہر اک کو سناؤ

بنو سیدھے رستے کے رہبر جہاں میں
بھٹکتے مسافر کو رستہ بتاؤ

جو فرمان آقا کا تم کو ملا ہے
اسی پر چلو اور سب کو چلاؤ

نصاریٰ نے دکھلایا ہے زور اپنا
ذرا بڑھ کے تم ان کو نیچا دکھاؤ

وہ کہتے ہیں عیسیٰؑ کو بیٹا خدا کا
یہ باطل عقیدہ ہے سب کو بتاؤ

غلط ہے کہ زندہ ہیں وہ آسماں پر
ہے کشمیر میں اُن کی تربت بتاؤ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعامی تحریری مقابلہ

میری زندگی کا ایک دلچسپ واقعہ

تشحیذی بچے اب سالانہ امتحانات سے فارغ ہو چکے ہیں اس لئے ماشاء اللہ انعامی تحریری مقابلہ میں خوب حصّہ لے رہے ہیں چنانچہ اس دفعہ مندرجہ بالا موضوع پر جن بچوں نے مضامین بھجوائے ان کی تعداد اچھی خاصی ہے —— اس کی ایک وجہ شائد یہ بھی ہو کہ یہ موضوع بچّوں کو بہت پسند آیا ہے بہرحال ہم چار مضامین درج ذیل کرتے ہیں جن میں سے اوّل الذکر دو مضمون اوّل اور دوم آئے ہیں۔

بقیہ مضامین گو اس مقابلہ میں شامل نہ ہوں گے تاہم وہ بھی انشاء اللہ باری باری ہم شائع کر دیں گے کیونکہ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم انشاء اللہ کچھ عرصہ تک مستقل طور پر "میری زندگی کا ایک دلچسپ واقعہ" کا کالم تشحیذ میں جاری رکھیں گے بشرطیکہ بچّے اس کالم کے لئے دلچسپ اور سبق آموز واقعات بھیجتے رہیں —— آئندہ ماہ کے انعامی تحریری مقابلہ کا عنوان یہ ہو گا:-

مجھے احمدیّت سے کیوں محبّت ہے ؟

بچّوں کو ۲۸ مئی تک ضرور اپنے مضامین بھجوا دینے چاہئیں۔ (ادارہ)

میرا دوست

منظور احمد گجراتی

ہم دونوں لاہور سے راولپنڈی کے لئے "بس" پر سوار ہوئے۔ ہمیں بیٹھے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ "بس" سواریوں سے کھچا کھچ بھر گئی تل دھرنے کی جگہ بھی باقی نہ رہی۔ چونکہ عید قربان قریب آ رہی تھی اس لئے لوگ اپنے گھروں کو جا رہے تھے۔

بس روانہ ہوئی ہر شخص خوشی محسوس کر رہا تھا۔ ہر دل آنے والی عید کی خوشی میں محو تھا۔ اب ہم لاہور سے بیس پچیس میل دور آ چکے تھے۔ بس پوری رفتار سے کھیتوں، درختوں اور ندی نالوں کو پیچھے چھوڑتی ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آگے بڑھ رہی تھی۔ لوگ سفر سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ اچانک ہمیں ایک سخت جھٹکا لگا اور ہماری نظریں ایک دوسرے کی طرف سوالیہ انداز میں اٹھیں مگر معقول جواب نہ پاکر پھر واپس ہوگئیں۔ اچانک بس کے اگلے حصہ سے شور سنائی دیا۔ ہمیں اور زیادہ حیرت ہوئی مگر کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ چیخ و پکار اور زیادہ بلند ہوگئی۔ مجھے میرے دوست نے جھنجھوڑتے ہوئے کہا کہ وہ دیکھو انجن سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ ڈرائیور نے گاڑی روکنے کی پوری کوشش کی مگر بے سود!

لوگ اگلی سیٹوں سے اٹھ اٹھ کر پچھلی طرف بھاگ رہے تھے۔ گاڑی سے اترنے کی کوئی صورت نہ تھی کیونکہ پچاس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گاڑی چل رہی تھی سب کے ہاتھ ربّ العزّت کی درگاہ میں بلند ہوگئے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ لوگوں کو آج ہی اپنے حقیقی معبود کا علم ہوا ہے۔ اب بس کی رفتار میں کمی آرہی تھی مگر آگ پہلے سے بھی تیز ہو رہی تھی۔ لوگ اپنی جانیں بچا کر پیچھے چھلانگیں لگا رہے تھے۔ میرے دوست نے کہا کہ "آؤ اب وقت ہے ہم بھی کچھ کرلیں۔" میں نے پوچھا کیسا کام؟

اس نے کہا "دیکھو ابھی "بس" میں کافی تعداد بچوں اور بوڑھوں کی ہے۔ انہیں "بس" سے باہر نکالیں۔" یہ کہہ کر وہ ان کو باہر نکالنے کے لئے بڑھا۔ میں نے بھی اس کا ساتھ دیا۔ ہم دونوں نے بڑی تندہی سے کام کیا۔ اور سب کے سب مسافروں کو باہر نکال دیا۔ صرف ایک بچہ باقی رہ گیا۔ اس کی ماں اپنے بچے کی خاطر بلک رہی تھی۔ اگرچہ اب آگ کافی تیز ہوچکی تھی مگر وہ پھر بھی ایک دفعہ اندر کی طرف لپکا اور بچہ اٹھا کر مجھے پکڑا دیا۔ جب وہ خود باہر آرہا تھا تو اسے ایک ٹھوکر آئی اور وہ منہ کے بل گر پڑا قبل اس کے کہ میں اس کی امداد کو پہنچتا وہ آگ کی لپیٹ میں آچکا تھا۔ میرا دل چاہا کہ میں بھی آگ میں کود جاؤں اور اپنے ساتھی سے جا ملوں لیکن میں ایسا نہ کرسکا۔

تمام لوگ جو باہر کھڑے تھے آبدیدہ ہوکر اس پیکر وفا کے لئے دعا کرنے لگے لیکن میرا دوست آگ کی نذر ہوچکا تھا۔ اسی رات خواب میں مجھے میرا دوست ملا جو کہہ رہا تھا:۔

"شکر ہے اس خدا کا جس نے میری حقیر سی قربانی قبول فرمائی اور ہمیشہ رہنے والے پُرسکون باغات میں سکونت بخشی۔ اگر تم بھی ایسی نعمتیں چاہتے ہو تو مخلوقِ خدا کو آرام پہنچانے میں کوئی کوتاہی نہ کرو!"

دلدوز چیخ

بشریٰ شاہین کوئٹہ کینٹ

یہ تین سال پہلے کی بات ہے۔ مئی کا مہینہ تھا۔ کوئٹہ میں بھی کافی گرمی پڑ رہی تھی اور ہمیں سکول سے دس یوم کی چھٹیاں ہوگئی تھیں۔ ہم سب بہن بھائیوں نے امی جان سے کہا کہ ہمیں سیر کے لئے اڑک لے چلیں۔ امی جان کچھ دن تو ٹالتے رہے مگر ایک دن جب ہم سب بہنوں نے مل کر خوب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضد کی تو امی جان نے ابا جان سے کہا اور اس طرح ہم سب اُٹک جانے کی تیاری کرنے لگے۔ پروگرام یہ بنا کہ ہم اتوار کی صبح بذریعہ بس اُٹک جائیں گے۔ خدا خدا کر کے اتوار کا دن آیا۔ ہم نے تمام چیزیں تیار کر لیں اور بس پر سوار ہوئے۔ میرے ساتھ میری سہیلیاں ناہید، فرخندہ رحیمی اور سائرہ بھی تھیں۔ ناہید اور سائرہ کچھ زیادہ ہی شریر تھیں۔ دس بجے کے قریب ہم بس پر سوار ہوئے اور پونے گیارہ بجے اُٹک کی سرسبز و شاداب وادی میں پہنچ گئے۔

سب نے مل کر بس سے سامان اتارا۔ کچھ دیر بیٹھے رہے۔ پھر عورتیں تو دریاں بچھا کر درختوں کے سائے تلے بیٹھ گئیں اور ہم لڑکیوں نے یہ سوچا کہ سامنے والے پہاڑ پر چڑھنا چاہیئے۔ امّی جان سے کہا تو انہوں نے منع کیا مگر ہم نے ان کی ایک نہ سُنی اور پہاڑ کی طرف چل دیں۔ پہاڑ پر چڑھتے چڑھتے ہمارے سانس پھُول گئے۔ ابھی ہم زیادہ اوپر نہ گئے تھے کہ ہم نے چند بچوں کے ہنسنے کی آواز سُنی۔ مَیں نے پیچھے مُڑ کر دیکھا چند بچے جو ہمارے ساتھ ہی آئے تھے باتیں کر رہے تھے اور خوب ہنس رہے تھے۔ اچانک میرے دماغ میں خیال آیا کہ کہیں یہ بچے پہاڑ پر سے گر نہ جائیں جس کے نیچے پانی کا تالاب ہے۔ مَیں فوراً ناہید سے کہا مگر اس نے اس پر توجہ نہ دی اور مذاق میں بات ٹال دی۔ ہم پھر چڑھائی چڑھنے لگے۔ کچھ دور ہی گئے تھے کہ اچانک مَیں نے ایک دلدوز چیخ سُنی۔ مَیں فوراً پلٹی ناہید دوڑنے لگی تو لڑھکتی ہوئی نیچے زمین پر جا پہنچی مَیں جلدی جلدی لیکن احتیاط سے ڈھلوان کی طرف آنے لگی۔ کچھ دیر کے بعد مَیں تالاب کے پاس کھڑی تھی۔ جو بچے ہمارے پیچھے آ رہے تھے ان میں سے ایک بچہ تالاب میں غوطے کھا رہا تھا۔ مَیں نے فوراً تالاب میں چھلانگ لگائی اور کافی جدوجہد کے بعد اس بچے کو باہر نکال لائی۔ اتنی دیر میں دوسری لڑکیاں عورتوں کو بُلا لائی تھیں۔ فوراً بچے کو لٹا کر اس کے پیٹ سے پانی نکالا۔ کچھ دیر کے بعد بچہ ہوش میں آ گیا۔ امّی جان نے مجھے تنبیہہ کی اور کہا کہ اگر تم کہنا مانتیں اور پہاڑ پر نہ جاتیں تو کیوں یہ بچے پہاڑ پر جاتے اور کیوں اتنی مشکل پیش آتی۔

ہم سب نے مل کر توبہ کی کہ آئندہ کبھی نافرمانی نہیں کریں گی۔ اس کے بعد پکنک تو خوب منائی مگر اس واقعہ کی یاد آج تک میرے دل میں تازہ ہے۔

شرفِ زیارت

ظفر محمود راولپنڈی

دسمبر ۱۹۶۰ء میں میرے والد صاحب مجھ کو جلسہ سالانہ پر لے گئے۔ بیشک مَیں جلسہ سالانہ کی تقاریر سُنتا رہا مگر اکثر تقریریں میری سمجھ اور عقل سے بالا تھیں۔ محض ثواب کی خاطر یا والد صاحب کے ڈر کی وجہ سے بیٹھا رہتا تھا۔ میرا دل بڑے شوق سے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے انتظار میں تڑپ رہا تھا۔ آخر وہ دن بھی آ گیا۔ مَیں نے جیب خرچ کے لئے اپنے والد صاحب سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک روپیہ لے رکھا تھا مگر دل میں یہی ارادہ تھا کہ یہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کروں گا۔ الحمدللہ وہ وقت بھی آ گیا۔ سب جماعتیں جن کی ملاقات کا وقت مقرر تھا قصرِ خلافت کے باہر قطاروں میں آ کر کھڑی ہو گئیں۔ بڑا ہی پُرلطف نظارہ تھا۔ ہم قطار بہ قطار حضورِ پُرنور کی ملاقات کے لئے روانہ ہوئے۔ مَیں نے پہلی مرتبہ حضور کے منور چہرہ کو دیکھا۔ عجیب نظارہ تھا۔ عجیب کیفیت تھی۔ اس دن کو عمر بھر نہیں بھول سکتا۔ مَیں بھی دوسروں کی طرح سامنے سے گزر گیا مگر آگے جا کر پھر واپس لوٹ آیا اور ایک طرف کھڑا ہو کر حضورِ پُرنور کی زیارت کرنے لگا جی یہی چاہتا تھا کہ کھڑا رہوں اور دیکھتا ہی رہوں۔ مگر آخر ایک کارکن نے بڑی محبت سے مجھے باہر جانے کی ہدایت کی۔ مجھے بُرا تو لگا مگر حکم اور انتظام کا احترام مدِنظر تھا۔ مجبوراً باہر آ گیا مگر جب بھی ملاقات کا دن یاد آتا ہے دل و دماغ کی عجیب کیفیت ہو جاتی ہے۔ مگر وہ زندگی میں پہلی بار کی ملاقات کا دلچسپ واقعہ نظروں سے اوجھل نہیں ہوتا جبکہ مَیں نے اپنے پیارے آقا کو پہلی بار دیکھا۔ اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ

شفا دے شفا دے شفاؤں کے مالک
میرے پیارے آقا کو کامل شفا دے

آمین

قربانی کا چھترا گم گیا

سید ساجد احمد۔ حافظ آباد

عید الضحیٰ قریب آ رہی تھی والد صاحب نے جب یہ بتایا کہ ہم بھی قربانی دیں گے تو ہماری خوشیاں دوگنی ہو گئیں عید کا انتظار زیادہ ذوق و شوق سے کرنے لگے۔ روز والد صاحب سے پوچھتے کہ "آپ نے کونسا جانور خریدا ہے قربانی کے لئے؟" چھترا"، "کتنا بڑا ہے؟" اتنا سا ہے، والد صاحب اشارے سے بتاتے، "اچھا موٹا سا ہے؟" زیادہ تو نہیں، درمیانہ ہے۔ "کب لے آئیں گے؟" عید سے ایک روز قبل۔ خیر عید سے ایک روز قبل چھترا گھر پہنچ گیا۔ مَیں جو لائبریری سے واپس ہوا تو معلوم ہوا کہ چھترا گھر آ چکا ہے اور خالد اسے باہر لے گیا ہے" واہ بھئی واہ! اتنی بھی جلدی کیا ہوئی؟ ذرا کسی کو دیکھ تو لینے دیتا۔۔۔۔" مَیں کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا کہ یک دم محلے کا ایک لڑکا بھاگا ہوا آیا اور کہنے لگا "خالد نے چھترے کی سنگلی چھوڑی ۔۔۔ اور وہ بھاگ گیا، اب خالد اسے ڈھونڈنے۔۔۔۔" آگے پتہ نہیں اس نے کیا کہا ہماری آنکھوں کے آگے تو اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔ اب کیا ہو گا؟ اب۔۔۔۔ اب۔۔۔۔ اب۔۔۔۔" الفاظ گلے ہی میں اٹکے چلے جاتے تھے، مَیں نے تو چھترے کو دیکھا بھی نہیں تھا اس لئے کچھ بھی نہ کر سکتا تھا، میرے تو ہوش اڑنے لگے تھے، سوچا کہ اگر مَیں ابھی اسی وقت نہ سنبھلا تو بس۔ پھر کیا۔۔۔ مَیں نے حواس کو مجتمع کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس سے پوچھا "کہاں گم ہوا؟ کس طرح گم ہوا؟ اس وقت خالد کیا کر رہا تھا؟ کدھر کو وہ گیا؟ کیسے گیا۔ اس نے کچھ اس طرح واقعہ بیان کیا کہ:۔

"خالد چھترے کو پڑوسیوں کے کنوئیں پر لے جا رہا تھا کہ رستے میں اسے اپنے دوست مل گئے، ان کے ساتھ بھی ایک بکرا تھا۔ اب ان کے جی میں جو آئی، تو دونوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لڑانے لگے، ان کے بکرے۔ یہ ہمارے چھترے کو بھگا دیا خالد بھی اسے پکڑنے کے لئے پیچھے بھاگا اور وہ دونوں غائب ہو گئے۔

بات تو اتنی سی تھی لیکن تھی بہت تشویشناک۔ میں سوچ ہی رہا تھا کہ اب کیا کرنا چاہیئے کہ خالد کے دوست بھی آن پہنچے۔ میں ان میں سے ایک کے ساتھ ہو لیا۔ ہم دونوں ایک تجربہ کار سراغ رساں کی طرح جائے وقوعہ پر پہنچ گئے ادھر سے اُدھر، اُدھر سے اِدھر سب پھرتے رہے، ٹانگوں میں سے درد کی ہلکی ہلکی ٹیسیں اٹھنے لگیں، سر شدتِ گرمی سے تپ گئے اور چٹخنے لگے، آخر کامیابی جو نہ ہوئی تو چارہ ہی کیا تھا، سیدھا گھر کا رُخ کیا اور ناکام و نامراد میں تو چارپائی پر گھر آ کر گر گیا، اپنے ساتھی سے متعلق میں نہیں جانتا کہ ان کا کیا بنا۔

میری والدہ صاحبہ کو یہ بات بہت تشویشناک معلوم ہوئی ـــ انہوں نے فرمایا: "ابھی جاؤ، تلاش کرو، نہیں تو پھر چھترا ملنے کا نہیں" اتنی دیر میں یہ بات سارے محلے میں تقریباً پھیل گئی۔ ہر ایک کی زبان پر یہی تھا ان کا چھترا ان کا چھترا!

میں دو تین لڑکے، جو ہمارے پڑوس کے تھے، لیکر پھر چل نکلا۔ بازار میں سے ہوتے اس علاقے میں پہنچ گئے جس میں وقوعہ ہوا تھا۔ ایک دکاندار سے پوچھا، دوسرے سے پوچھا کسی نے بھی کچھ نہ بتایا لیکن ایک چھوٹا سا لڑکا ہماری طرف بھاگتا ہوا آیا، کہنے لگا آپ کا کوئی چھترا تو گم نہیں ہوا؟ اس کے سوالوں کے مختلف جوابات گھبراہٹ اور خوشی کے ملے جلے جذبات میں دیتے ہوئے، اس کے ساتھ ہم تقریباً بھاگتے ہوئے ان کے گھر پہنچے۔ اس کے والد صاحب ریڑھی والے تھے اور ان کے پاس چھترا موجود تھا۔ ریڑھی والے صاحب کہہ رہے تھے: "میرا خیال تھا کہ چھترے کو ریڑھی کے ساتھ باندھ کر لے جاتا اور آواز لگاتا: گوشت، چنے، روٹی، گرم۔ یہ چھترا کس کا ہے؟ گوشت، چنے، روٹی ...." اور خالد کہہ رہا تھا: "کاش! میں چھترے کی سنگلی اسے لٹانے کے لئے نہ چھوڑتا"۔

آپ کو علم ہے کیا؟

- جارج اول شاہِ برطانیہ انگریزی کا ایک لفظ بھی نہیں جانتا تھا۔
- چین کے لوگ کیلا کھانے کے بعد اس کا چھلکا بھی کھا جاتے ہیں۔
- دنیا کا سب سے پہلا اخبار اٹلی کے شہر وینس سے نکلا تھا۔
- امریکہ کا یہ نام اٹلی کے ایک باشندے (امریگو) کے نام پر سپین والوں نے رکھا تھا۔
- ۱۴۹۸ء میں واسکوڈے گاما نے ہندوستان کا بحری راستہ معلوم کیا تھا۔
- امریکہ کی جنگ آزادی کا فاتح اور پہلا صدرِ "جمہوریہ امریکہ" جارج واشنگٹن ۱۷۳۲ء میں پیدا ہوا۔

(محمد شفیق دہم الف۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دلچسپ مقابلہ

سو میل کا پیدل سفر

راجہ نصیر احمد صاحب ناصر واقفِ زندگی۔ متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

حسبِ سابق اس سال بھی جامعہ احمدیہ کے طلباء کے درمیان پیدل سفر کا مقابلہ ہوا۔ یہ سفر سَو میل کا تھا۔ اسکی شرائط بہت دلچسپ تھیں۔ مثلاً راستے میں کھانا خرید کر یا مانگ کر نہیں کھا سکتے۔ کسی رشتہ دار وغیرہ سے مدد نہیں لے سکتے۔ اگر مفت کی سواری بھی ملے تو اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ طلباء کی ہر پارٹی دو دو لڑکوں پر مشتمل تھی میرے رفیقِ سفر ایک کلاس فیلو برادرم داؤد احمد صاحب حنیف تھے۔

۲۲ مارچ کی صبح کو آٹھ بجے کے قریب پرنسپل صاحب نے دعا کے بعد ہمیں جامعہ احمدیہ سے رخصت کیا۔ قریباً ۱۰ میل تک تو ہم میں سے اکثر ایک ساتھ چلتے رہے مگر اسکے بعد مختلف گروپ آگے پیچھے ہونے شروع ہو گئے۔ میں اور میرا ساتھی بھی تیزی سے چلنے لگے۔ راستہ میں جہاں کہیں بھی پانی نظر آتا ہم پی لیتے اور پھر آگے چل پڑتے۔ اب ہمارے آگے صرف ایک ہی گروپ تھا اس لئے ہم بڑی تیزی سے چل رہے تھے۔ جب ہم ۲۴ میل چل چکے تو ہم بہت تھک گئے۔

اب ہم سرگودھا کی حدود میں داخل ہو چکے تھے۔

دوپہر کا وقت تھا۔ دھوپ اور بھوک دونوں کی شدت تھی ہماری پہلی منزل قائد صاحب خدام الاحمدیہ سرگودھا کا مکان تھا ہم قریباً ½۲ بجے ہانپتے کانپتے۔ تھکے ماندے۔ بھوکے پیاسے قائد صاحب کے مکان پر پہنچے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو پہلا گروپ بیٹھا کھانا کھا رہا تھا ہمیں دیکھتے ہی وہ کھانا چھوڑ کر اگلی منزل کے لئے روانہ ہو گیا۔ ہم نے چند لمحوں کے لئے آرام کیا۔ غسل کیا اور پھر کھانا کھا کر تھوڑی دیر کے لئے لیٹ گئے ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کیں اور چائے پی کر روانہ ہو گئے۔ یہاں پر ہم قریباً ½۱ گھنٹہ ٹھہرے۔

جب ہم سرگودھا سے باہر نکلے تو دیکھا کہ ایک اور گروپ ہم سے آگے نکل چکا تھا۔ چنانچہ ہم بہت تیزی سے چلنے لگے اور قریباً تین میل چلنے کے بعد ہم نے انہیں جا لیا۔ اب ہم دونوں گروپ ایک ساتھ چلنے لگے اس وقت ہماری منزل شاہ پور (ربوہ سے ۴۸ میل) تھی۔ ابھی ہم شاہ پور سے ۱۲ میل دور تھے کہ سورج غروب ہونے لگا۔ لیکن ہم چاند کی روشنی میں اپنی منزل کی طرف بڑھتے رہے۔

ہمارے پاس سے گزرنے والا ہر شخص ہمیں بڑی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمدردی سے دیکھتا۔ کاروں والے کاریں روک روک کر ہمیں سوار ہونے کی پیشکش کرتے۔ ٹرکوں والے مفت سوار ہو جانے کو کہتے۔ بسوں والے ہمیں سوار ہونے کے لئے کہتے مگر ہم ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے چلتے چلے گئے۔ مگر جب ہم انہیں اپنے اس سفر کی غرض بتاتے تو وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے۔ تمام راستہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے تبلیغ کرنے کا بندوبست فرمائے رکھا۔

یہ علاقہ جس سے اب ہم گذر رہے تھے کئی لحاظ سے خطرناک تھا۔ راستہ میں پانی کی بھی بہت کمی تھی اس کے ساتھ ہی بھوک بھی لگ رہی تھی اور تھکان تو اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ ساتھی بار بار اس کا اظہار کر رہے تھے۔ اگرچہ میری حالت بھی تھکان کے باعث بہت خراب تھی اور ٹانگیں مزید چلنے سے انکار کر رہی تھیں مگر میں کسی صورت میں اس کا اظہار کرنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ مجھے ساتھیوں نے امیر قافلہ منتخب کیا تھا اور میں سمجھتا تھا کہ اگر لیڈر ہی بزدلی کا اظہار کرنے لگے تو منزل پر پہنچنا ناممکن ہو جائے گا۔ ہمارا یہ سفر جاری رہا۔

ہم سنگِ میل کو بڑی توجہ اور حسرت سے دیکھتے مگر فاصلہ تھا کہ کسی طرح کم ہونے کا نام ہی نہ لیتا تھا۔ جب ہم ۲۴ میل چل چکے تو ہمیں ایک جگہ آبادی نظر آئی اور میرے ساتھیوں نے اصرار کیا کہ اب رات ہمیں یہیں ٹھہر جانا چاہیئے مگر مجھے اصرار تھا کہ ہمیں رات شاہ پور میں گزارنی چاہیئے میں نے انہیں بتایا کہ اب شاہ پور صرف چھ میل باقی رہ گیا ہے اور وہ دیکھیں وہاں کی روشنیاں بھی نظر آ رہی ہیں جب ہم اس آبادی سے آگے نکل چکے تو میں نے ساتھیوں کو قدم ذرا تیز کرنے کے لئے کہا اور ان کو جوش دلانے کے لئے مختلف شعروں اور مصرعوں کا سہارا لینے لگا۔ چنانچہ میں بار بار یہ مصرعے پڑھتا تھا ؎

اے میرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو

اور　تیز تر گام زن منزلِ ما دور نیست　وغیرہ

غرض ہم اسی طرح آگے بڑھتے رہے ہم میں سے ہر ایک یہی سوچ رہا تھا کہ شاید دوسروں کی حالت اس سے بہتر ہے اور وہی سب سے زیادہ تھکا ہوا ہے مگر اس وقت شاید سب ہی ایک دوسرے سے زیادہ تھکے ہوئے تھے بہرحال جس طرح بھی ہو سکا ہم ½ ۱۰ بجے رات شاہ پور میں پہنچے۔

یہاں پر رات ہم ایک دوست کے ہاں ٹھہرے۔ رات کو ہم کھانا کھائے بغیر لیٹ گئے۔ دیر تک نیند نہ آ سکی کیونکہ تھکان کی وجہ سے سارے جسم میں اور خصوصاً ٹانگوں میں درد ہو رہی تھی۔ صبح سویرے اُٹھ کر نماز کے بعد ناشتہ کیا اور اگلی منزل کے لئے روانہ ہو گئے۔

اب ہم بہت تیزی سے چلنے لگے اور خوشاب میں رُکے بغیر ہم جوہر آباد پہنچ گئے۔ جوہر آباد میں بھی قائد صاحب خدام الاحمدیہ سے تصدیق حاصل کرنی تھی لہٰذا ہم ان کے مکان پر پہنچے۔ یہاں پر ہم نے قریباً ½ ۲ گھنٹے آرام کیا۔ کھانا کھایا اور غسل کیا اس کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کر کے اگلی منزل کے لئے روانہ ہو گئے۔

دھوپ کافی تیز تھی اور ہم تھکے ہوئے بھی تھے اس لئے جہاں کہیں گھنی چھاؤں اور پانی دیکھتے تھوڑی دیر کے لئے سستا لیتے اور پھر آگے روانہ ہو جاتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب ہم شاہ پور سے قریباً ۸ میل آگے نکل چکے تو تیز آندھی نے ہمیں آلیا مگر یہ آندھی بھی ہمارے سفر میں مزاحم نہ ہو سکی بلکہ ہم پانچوں ساتھی زیادہ تیزی سے چلنے لگے (یہ پانچویں ساتھی حمید اللہ صاحب جوہر آباد سے ہمارے ساتھ شامل ہو گئے تھے) تاکہ ہم کسی مناسب جگہ پر پہنچ سکیں۔ اس وقت میرے بعض ساتھی یہ شعر گنگنا رہے تھے ؎

تندیٔ باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہیں تجھے اونچا اڑانے کے لئے

جب ہم ۱۳ میل کے قریب چل چکے تو سورج غروب ہو گیا آندھی کی وجہ سے چاند کی روشنی کچھ مدھم سی تھی تاہم سڑک صاف نظر آ رہی تھی۔ اب جس علاقہ سے ہم گذر رہے تھے اس میں آبادی کا نہ کوئی نشان تھا اور نہ ہی کہیں پانی تھا۔ مختصراً میں جو پانی تھا وہ بھی ختم ہو چکا تھا۔ اس لئے پیاس بھوک اور تھکان لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہی تھی۔ یہ علاقہ صحرا کی طرح کا تھا۔ کہیں کہیں جنگلی جانوروں کی آوازیں سنائی دیتی تھیں یا کبھی ایک آدھ گھنٹہ کے بعد کوئی ٹرک پاس سے گزر جاتا جس جگہ ہم ٹھہرنا چاہتے تھے وہ ابھی سات میل دور تھی اور بھوک، پیاس اور تھکان کے باعث یہ فاصلہ ختم ہوتا معلوم نہ ہوتا تھا۔

ہم کبھی کبھی دل بہلانے کے لئے کوئی لطیفہ وغیرہ بیان کر دیتے مگر یہ لطائف بھی تھکان کو دور نہ کر سکتے تھے سنگ میل کو ٹارچ کی روشنی میں بڑے غور سے دیکھا جاتا اور پھر قافلہ پر سکون طاری ہو جاتا۔ آخر خدا خدا کر کے ہم $\frac{1}{2}$ ۸ بجے رات منزل مقصود تک پہنچے۔ رات وہیں گزاری۔ صبح $\frac{1}{2}$ ۳ بجے اٹھ کر نخلہ کے لئے روانہ ہوئے اس وقت تیز ہوا کے ساتھ ساتھ بارش ہو رہی تھی مگر ہم نے یہاں ٹھہرنا کسی طرح بھی مناسب نہ سمجھا اس لئے ہم باوجود بارش کے روانہ ہو گئے۔ نخلہ یہاں سے ۱۶ میل تھا۔ بادلوں کی وجہ سے سخت تاریکی تھی اور سڑک بھی اچھی طرح دکھائی نہ دیتی تھی مگر ہم ٹارچ کی مدھم روشنی میں چلتے رہے۔ قریباً $\frac{1}{2}$ ۲ میل چلنے کے بعد اب پہاڑی سڑک آ گئی تھی۔ قریباً ۸ میل کے فاصلہ تک ہمیں ۲۷۰۰ فٹ بلندی پر جانا تھا۔ ہم دعائیں کرتے ہوئے پہاڑ پر چڑھنے لگے قریباً پونے دو گھنٹے چلنے کے بعد صبح کی روشنی نمودار ہوئی۔ ہم نے سڑک پر ہی کپڑا بچھا کر بارش میں بھیگتے ہوئے نماز فجر ادا کی اور اس کے بعد پھر آگے روانہ ہوئے۔ اس وقت فضا میں کچھ خنکی تھی اور صبح کی روشنی میں پہاڑوں کا یہ منظر اور ایچ پیچ بل کھاتی ہوئی سڑک کا منظر نہایت دلکش تھا۔

ہم نے یہ سفر بڑی تیزی کے ساتھ طے کیا اور اس روز ہمیں کوئی خاص تھکان بھی نہیں ہوئی۔ ہم قریباً $\frac{1}{2}$ ۸ بجے نخلہ کی حد میں داخل ہوئے فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ محترم عبدالرزاق صاحب پی۔ ٹی۔ آئی جامعہ احمدیہ اور دوسرے لوگ جو وہاں موجود تھے ہمارے استقبال کے لئے باہر دوڑے اور اس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا یہ سفر $\frac{1}{2}$ ۴۸ گھنٹے میں بخیر و خوبی طے ہوا جبکہ ہم سے پہلے پہنچنے والے گروپ نے یہ سفر $\frac{1}{2}$ ۵۳ گھنٹے میں طے کیا اور آخری گروپ قریباً ۸۰ گھنٹے میں وہاں پہنچا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دھوپ۔ تاریکی، بھوک، پیاس۔ تھکان۔ آندھی۔ بارش۔ صحرا۔ ویرانے۔ پہاڑ اور جنگل کوئی بھی چیز ہمارے سفر میں رکاوٹ ثابت نہیں ہوئی بلکہ ہر آنیوالی مشکل نے ہمارے حوصلے بڑھا دیئے۔

اللہ تعالیٰ اسلام کی خدمت کے لئے ہمیں اس سے بھی بڑھ کر حوصلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی مشکلات میں ثابت قدم رکھے۔ آمین +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈرامہ

میاں مچھر اور بی مکھی کا مقدمہ

محمد اسلم قریشی

تیسرا سین

(پردہ اٹھتا ہے۔ عدالت کا اجلاس شروع ہے میاں مچھر کا وکیل کھڑا ہوتا ہے)

وکیل:۔ کیا تم میاں نسیم کے بیٹے کو جانتے ہو؟

میاں مچھر:۔ جی ہاں!

وکیل:۔ کیا تم نے اُسے ہلاک کیا تھا؟

مچھر:۔ نہیں میں نے ہرگز اُسے ہلاک نہیں کیا۔ بچہ طبعی طور پر فوت ہو گیا ہے۔ میاں نسیم نے خود کہا تھا کہ ان کا بیٹا تشنج کی وجہ سے فوت ہوا۔ کیا میرا نام تشنج ہے؟

وکیل:۔ کیا تم نے بچے کو کبھی کاٹا تھا؟

مچھر:۔ ہاں میں کبھی کبھی بچوں اور ان کے والدین کو کاٹتا ہوں تاکہ تھوڑا سا خون چوس سکوں۔

وکیل:۔ کیا اتنا تھوڑا سا خون ان کی موت کا باعث بن سکتا ہے؟

مچھر:۔ نہیں جناب! سمندر میں سے ایک قطرہ لے لینے سے سمندر خشک نہیں ہو سکتا۔

وکیل:۔ لیکن میاں نسیم کی شہادت یہ ہے کہ تم نے ہی انکے بیٹے کو مارا ہے۔

مچھر:۔ ہرگز نہیں انہوں نے جھوٹ بولا ہے۔

(وکیل صفائی بیٹھ جاتا ہے اور سرکاری وکیل کھڑا ہوتا ہے)

سرکاری وکیل:۔ جب تم انسان کا خون چوستے ہو تو اسے جم جانے سے کیونکر روکتے ہو؟

مچھر:۔ میں اپنا لعاب خون میں ملاتا ہوں۔

(سرکاری وکیل بیٹھ جاتا ہے)

جج:۔ (سرکاری وکیل سے) کیا آپ نے اپنا کیس ختم کر لیا ہے؟

وکیل:۔ جی! حضور والا!

جج:۔ وکیل صفائی اب عدالت کو خطاب کرے۔

وکیل صفائی:۔ جناب والا اور معزز ممبران جیوری! میرے نزدیک مچھر کا میاں نسیم کے بیٹے کی موت سے کوئی تعلق نہیں۔ بہت سے بچے اس ملک میں ملیریا اور تشنج میں مبتلا ہوتے ہیں کچھ مر جاتے ہیں کچھ زندہ رہ جاتے ہیں۔ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ کسی ایک کو مرنے والوں کی موت کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے۔ انتہائی برا آدمی بھی قتل کو مشغلے کے طور پر روا نہیں رکھتا۔ اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی مقصد ہونا چاہیئے۔ مقدمہ چلانے والے اس ضمن میں کوئی مقصد بیان نہیں کر سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پوسٹ مارٹم کے نتیجے میں لاش پر کسی قسم کی زیادتی کا نشان نہیں ملا۔ میں اپنے موکل کے لئے انصاف کی حفاظت طلب کرتا ہوں۔ ہمیں خدا کی چھوٹی مخلوق کو بھی زندہ رہنے کا حق دینا چاہیئے۔

(وکیل صفائی بیٹھ جاتا ہے اور سرکاری وکیل کھڑا ہوتا ہے)

سرکاری وکیل:۔ میاں مچھر نے واضح طور پر میاں نسیم کے بچے کو کاٹنا تسلیم کیا ہے لیکن اسے یہ معلوم نہیں کہ اس کا کاٹنا موت کا باعث بھی ہو سکتا ہے۔ میاں مچھر نے خون میں اپنا لعاب ملانے کا قصہ بھی بتایا ہے مچھر کا لعاب اپنے اندر ملیریا کے جراثیم رکھتا ہے جو سیدھے انسان کے خون میں داخل ہو جاتے ہیں اور انسان کو جو کاٹنے کے وقت تکلیف ہوتی ہے وہ دراصل انہی جراثیم کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مچھر کا شکار بالآخر ملیریا میں مبتلا ہو جاتا ہے اور چھوٹے بچوں کی تشنج تک نوبت پہنچ جاتی ہے حتیٰ کہ موت واقع ہو جاتی ہے۔ مچھر کا صرف لاعلمی کا اظہار کر دینا بہت شرمناک ہے۔ حضرات مچھر اور اس کے خاندان کا نیست و نابود کر دیا جانا نہایت ضروری ہے۔ یہ سب آستین کے سانپ ہیں۔

جج:۔ معزز ممبران جیوری! آپ نے مقدمہ کے دونو فریقوں کے بیانات سن لئے۔ بی مکھی کے خلاف قتل کا الزام لگایا گیا ہے۔ صفائی میں اس کی معصومیت کو پیش کیا گیا ہے کہ وہ کھانا چراتی ہے اس کو زہریلا نہیں کرتی۔ بہر حال دونوں فریق اس حد تک متفق ہیں کہ مکھی کا مقتول کے کھانے سے تعلق ہے اب یہ آپکی ڈیوٹی ہے کہ معلوم کریں کہ آیا مکھی نے کھانا زہریلا کیا۔ وکیل صفائی نے یہ دلیل دی کہ مکھی اپنی جان کو خطرے میں ڈالے بغیر زہر نہیں لا سکتی تھی۔ پھر اسنے مدعی کو زہر کا نام بتانے کو بھی کہا۔ مدعی نے آپ کو بتا دیا ہے کہ یہ زہر ٹوکسین ہے۔ مدعی نے اس خطرے کی طرف بھی اشارہ کیا ہے جو مکھی کو بری کرنے کے نتیجے میں انسانوں کو برداشت کرنا پڑے گا۔ کیونکہ مکھی گندگی پر بیٹھنے اور وہاں سے بیماری کے جراثیم لانے کی بری عادت کو ترک نہیں کر سکتی۔ جب تک اس کی یہ عادت باقی ہے میں اور آپ کوئی اس سے محفوظ نہیں۔

میاں مچھر کی اپنی گواہی ہی اسکے رد میں کافی ہے۔ اسنے کہا ہے کہ اسنے میاں نسیم کے بچے کا خون چوسا تھا۔ اور مدعی نے آپ کو بتایا ہے کہ مچھر کا لعاب ملیریا اور تشنج کے جراثیم اپنے اندر رکھتا ہے۔ اگر آپ میری طرح یقین کریں کہ بچہ تشنج سے فوت ہوا تو پھر مچھر کے خلاف جرم ثابت ہو جاتا ہے۔ اس کا کاٹنا سانپ کے کاٹنے کی مانند ہے اس لئے کاٹنے کی بڑی نشانی کا نہ ملنا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ بی مکھی اور میاں مچھر ایک پبلک سر درد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ یا تو ان کو مار دیا جائے اور یا پھر انسان ان کے ہاتھوں مارے جائیں۔ لہٰذا اس خطرناک کیس کو میں آپ کے پختہ فہم و تدبر پر چھوڑتا ہوں۔

(جیوری تین منٹ کے لئے علیحدگی میں جا کر غور کرتی ہے اور پھر واپس اپنی جگہ آجاتی ہے فیصلے کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(جج جیوری کے ممبران سے سوال کرتا ہے)

جج :- کیا بی مکھی مجرم ہے یا نہیں؟

جیوری کے ممبران :- مجرم ہے!

جج :- کیا میاں مچھر مجرم ہے یا نہیں؟

جیوری کے ممبران :- مجرم ہے! دونوں کو ان کے خاندانوں سمیت ختم کر دینا چاہیئے۔

جج :- بی مکھی اور میاں مچھر دونوں کو تباہ کر دیا جائے ہمیں اپنے کمروں میں ڈی ڈی ٹی چھڑکنی چاہیئے اور ٹٹی میں فینائل۔ ان کے خاندانوں اور نسلوں کو بھی تباہ کر دیا جائے۔ مچھر کی نسل ختم کرنے کے لئے پرانے ڈبے، ٹوٹی ہوئی بوتلیں اور گھڑے زمین میں دبا دینے چاہئیں۔ اپنے ماحول میں کہیں پانی کھڑا نہ ہونے دیا جائے۔ بی مکھی کی نسل کو تباہ کرنے کے لئے لیٹرین پر چھت ڈالنی چاہیئے اور اس میں دروازہ لگانا چاہیئے اور اپنے کھانے والی چیزوں کو ہمیشہ ڈھانک کر رکھا جائے۔ ان کی نسل کو مارنے میں کوئی تعجب نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ ہمیں بنی نوع انسان کی نسل کو محفوظ رکھنا ہے اور اپنی حفاظت کرنا قدرت کا اولین قانون ہے۔

(پردہ گرتا ہے)

(ختم شد)

تبصرہ

ایمان کی باتیں

مصنفہ: محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی

۶۲ صفحات پر مشتمل ---- ظاہری اور باطنی خوبیوں سے مرصع ---- یہ نہایت مفید دلچسپ اور دیدہ زیب کتاب حال ہی میں ملک کے مشہور ادیب اور ہماری جماعت کے معروف بزرگ محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے مسلمان بچوں کے لئے تصنیف فرمائی ہے اور اس طرح ایک اہم دینی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

یہ کتاب عمدہ کاغذ پر رنگا رنگ کے خوبصورت بلاکس میں چھپنے کی وجہ سے خاص طور پر بہت ہی جاذب نظر ہے۔ اس میں ایمان کے بنیادی اسلامی اصولوں کو نہایت آسان زبان میں اور دلچسپ پیرایہ میں واضح کیا گیا ہے۔ طرز بیان ایسا ہے کہ بچے شوق سے اسے پڑھیں گے اور ہر بات آپ ہی آپ ان کے ذہن نشین ہوتی چلی جائے گی۔

بچوں کے معصوم قلوب میں خدا تعالیٰ اور اسکے رسول کی محبت پیدا کرنے اور انہیں دین کے بنیادی اصولوں مثلاً خدا۔ اسکی صفات توحید۔ عبادت۔ نبی۔ فرشتے۔ خدا کی کتابوں۔ اسکی تقدیر اور یوم آخرت وغیرہ سے روشناس کرانے کیلئے یہ کتاب یقیناً بہت ہی مفید ہے اسکی جتنی بھی وسیع اشاعت ہو وہ کم ہے ہم احمدی بچوں کیلئے اس کتاب کو خریدنے کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔ قیمت: ایک روپیہ فی نسخہ

ملنے کا پتہ :- محمد احمد اکیڈیمی۔ رام گلی نمبر ۳۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم قریشی محمد حنیف صاحب قمر
سائیکل سیاح

اسلام کے پرچم کو دُنیا میں اُڑانا ہے

اسلام کے پرچم کو دنیا میں اڑانا ہے
تبلیغ کے بیڑے کو ہم نے ہی اُٹھانا ہے

دجّال نے دُنیا میں جو جال بچھایا ہے
اِس جال کے پھندے سے دنیا کو چھڑانا ہے

معبودِ حقیقی سے ہے دُور پڑی دُنیا
ہم نے ہی اسے پھر سے اللہ سے ملانا ہے

اسلام پہ نظریں ہیں اب سارے مذاہب کی
اسلام کا وہ چہرہ دنیا کو دکھانا ہے

اللہ کے اشاروں سے دُنیا کے کناروں تک
کچھ غازی ہیں جا پہنچے اوروں کو بھی جانا ہے

لندن میں کئی پہنچے۔ جرمن میں کئی گو بنے
ہر شہر میں مسجد کا مینار بنانا ہے

افریقہ کے شہروں میں امریکہ کے بحروں میں
پانی کی بھی لہروں میں پیغام سُنانا ہے

اُٹھ شوق زیادہ کر ہمت کا ارادہ کر
اسلام کے سائے میں دنیا کو بٹھانا ہے

اسلام سنبھل جائے گر جان چلی جائے
ایمان کا یہ شربت ہر اک کو پلانا ہے

اخلاص سے جو جائے اسلام کی خدمت کو
اللہ کی قسم اُس کا جنت میں ٹھکانا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ننھی منی کہانیاں

بات کا اثر

کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ نے اپنی لونڈی کو بستر بچھانے کا حکم دیا تاکہ آرام کرے۔ لونڈی نے شاہانہ انداز پر بستر بچھایا اور اس کو گوناگوں عطریات سے معطر کیا اور بادشاہ کا انتظار کرنے لگی۔ کچھ وقت گذر گیا تو لونڈی شامتِ اعمال سے خود اس پر سستانے کے لئے لیٹ گئی۔ لیٹتے ہی نیند آ گئی۔ بادشاہ استراحت کے لئے آیا تو لونڈی کو اپنے بستر پر سوتے ہوئے دیکھ کر بہت طیش میں آ گیا۔ اسے بیدار کرتے ہی دو چار کوڑے اس کی پیٹھ پر دے مارے۔ لونڈی پہلے تو رونے لگی اور پھر فوراً ہی ہنس پڑی۔ بادشاہ نے سبب پوچھا تو لونڈی نے کہا کہ رونے کی وجہ تو یہ ہے کہ میں نے نفس امارہ کی کیوں اطاعت کی۔ اور ہنسنے کی وجہ یہ ہے۔ اس بستر پر تھوڑا سا سونے سے مجھے دنیا میں ہی سزا مل گئی۔ خدا جانے اس کا کیا حال ہوگا جو اس پر تمام عمر سوتا رہا ہے۔

اس کی اس بات نے بادشاہ کے دل پر بڑا اثر کیا۔ اس نے باقی زندگی یادِ الٰہی میں صرف کر دی اور پھر کسی پر ظلم نہ کیا۔

(شفیق احمد شاہد ہشتم سی۔ ربوہ)

ادلے کا بدلہ

بہت عرصہ گزرا کسی شہر میں ایک ظالم شخص رہتا تھا بہت زیادہ امیر ہونے کی وجہ سے اس کے پاس بہت سے لونڈیاں اور غلام تھے جن کے ساتھ وہ بے حد برا سلوک کرتا تھا۔ ایک غلام جب اس کے مظالم سے تنگ آ گیا تو اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اپنے آقا کے گھر سے بھاگ جائے گا۔ اس زمانہ میں یہ رواج تھا کہ جب کوئی غلام بھاگ جاتا تھا تو اسکے ملنے پر اس کو شیروں کے آگے ڈال دیا جاتا تھا اور شیر اسے چیر پھاڑ دیتے تھے۔

دو تین دن کے بعد غلام کو بھاگنے کا موقع مل گیا۔ چنانچہ وہ موقع سے فائدہ اٹھا کر جنگل کی طرف بھاگ گیا جب آقا کو غلام کے بھاگ جانے کا علم ہوا تو اس نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح پتہ چل جائے لیکن بے فائدہ۔ دوسری طرف وہ غلام جنگل میں ایک غار میں پہنچے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لگا۔ دو تین دن تک تو وہ اسی طرح غار میں چھپا رہا لیکن بھوک نے بے حد تنگ کیا تو مجبوراً وہ غار سے باہر آیا اسنے درخت کے پھل وغیرہ کھا کر اپنا پیٹ بھرا اور جب پیاس لگی تو قریب کے چشمہ سے پانی پی لیا۔ اسی طرح اس کو جنگل میں رہتے ہوئے کئی مہینے گذر گئے۔

ایک دن وہ چشمہ سے پانی پی رہا تھا کہ ایک شیر کے دھاڑنے کی آواز آئی اس نے اپنے ارد گرد دیکھا تو ایک شیر کو اپنے نزدیک پایا۔ ڈر کی وجہ سے وہ بھاگ بھی نہ سکا اتنی دیر میں شیر بالکل اس کے قریب آگیا اب تو بیچارے کا خون بھی خشک ہو گیا لیکن جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔

شیر نے بجائے غلام کو کھانے کے اپنا پنجہ اس کی طرف بڑھا دیا۔ غلام بے حد حیران ہوا کہ شیر بجائے مجھ پر حملہ کرنے کے اپنا پاؤں میری طرف بڑھا رہا ہے۔

وہ ڈرتے ڈرتے شیر تک پہنچ گیا اور کانپتے ہاتھوں سے اس کا پاؤں اپنے ہاتھ میں لے لیا اتنے میں اسنے دیکھا کہ شیر کے پاؤں میں ایک لمبا سا کانٹا چبھا ہوا ہے۔ اسنے اس کے کانٹے کو زور سے باہر کھینچا جس کی وجہ سے وہ کانٹا باہر آگیا کانٹے کے باہر آنے کی وجہ سے شیر غلام کا بے حد احسان مند تھا۔ اسنے احسان مند نظروں سے غلام کی طرف دیکھا۔ شیر اور غلام اکٹھے رہنے لگے اور انہیں رہتے ہوئے کئی سال ہو گئے۔

اتفاقاً غلام کے آقا کے کچھ آدمی شکار کی تلاش میں اس جنگل میں آئے انہوں نے جب اس غلام کو دیکھا تو پہچان گئے اور اسے زبردستی اپنے آقا کے پاس لے گئے رواج کے مطابق اب غلام کو شیر کے آگے ڈالنا تھا۔

چنانچہ اس کے آقا نے دن مقرر کر دیا اور تمام شہر میں منادی کروا دی کہ فلاں دن فلاں میدان میں تمام لوگ حاضر ہو جائیں۔ چنانچہ مقررہ دن تمام شہر کے لوگ اس میدان میں جمع ہو گئے۔ آقا کے کچھ غلام شیر کو لے کر غلام کے پاس آئے شیر نے دور سے ہی ایک جست لگائی اور غلام کے قریب پہنچ گیا لیکن جلد تمام لوگوں کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں جب انہوں نے دیکھا کہ وہ شیر غلام کے پاؤں کے قریب بیٹھ گیا اور اس کے پاؤں چاٹنے لگا بعد میں جب لوگوں نے غلام سے پوچھا تو اسنے اپنی جنگل کی زندگی کا تمام واقعہ سنا دیا اور لوگوں کو پتہ چل گیا کہ جس شیر کے ساتھ اسنے نیکی کی تھی اسنے بھی اس کے ساتھ نیکی کی۔ اس کے بعد آقا نے بھی ظلم سے توبہ کر لی۔ (فراست اقبال کوئٹہ)

کرمو کسان

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک کسان جس کا نام کرمو تھا اپنا تمام اناج ایک چھکڑے پر لاد کر فروخت کرنے کے لئے شہر لے جا رہا تھا۔ ابھی اسنے آدھا راستہ بھی نہ طے کیا تھا کہ بارش ہونے لگی اور اسنے بارش سے بچنے کے لئے اپنا چھکڑا ایک دکان کے نیچے کھڑا کر دیا اور بارش بند ہونے کا انتظار کرنے لگا جب بارش رکی تو شام ہونے کو تھی اور ابھی اسے کافی راستہ طے کرنا تھا۔ وہ چونکہ پہلی دفعہ شہر جا رہا تھا اسلئے اسے راستہ اچھی طرح معلوم نہ تھا اور وہ سوچنے لگا کہ کیا کیا جائے پھر وہ آہستہ آہستہ اپنے دوست کے بتائے ہوئے راستہ پر آگے بڑھنے لگا تھوڑی دور تک پکی سڑک ختم ہو جاتی تھی اور آگے پگ ڈنڈی شروع ہو جاتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھی۔ جہاں پر راستہ میں خوفناک جنگل تھا۔

بارش کی وجہ سے ہر طرف کیچڑ تھا اچانک کرمو کا چھکڑا کیچڑ میں پھنس گیا۔ بیلوں نے اپنی پوری طاقت صرف کر دی مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ کرمو کو بہت غصہ آیا اور اسنے بیلوں کو اندھا دھند پیٹنا شروع کر دیا لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات آخر کار جب وہ تنگ آگیا تو کوئی طریق کار نہ پاکر اسنے اس کو پکارا جو ہر انسان کا آخری سہارا ہے۔ اسنے رحم طلب نگاہوں سے آسمان کی طرف دیکھا تاریکی کے بھیانک سائے آسمان پر پوری طرح اپنا تسلط جما چکے تھے آسمان اب بھی بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا اور ہر لمحہ سردی بڑھتی جا رہی تھی کرمو نے گڑگڑا کر اپنے رب کے حضور اس مصیبت سے نجات کی دعا مانگی جنگلی درندوں کا خوف اس کا خون خشک کئے دے رہا تھا بیل بیچارے الگ سردی سے کانپ رہے تھے۔ کافی دیر رو رو کر خدا سے دعا مانگنے کے بعد آخر خدا کو اس کسان پر رحم آگیا اور اسکے ایک فرشتہ نے اس کے دل میں کہا کہ "اے کم ہمت اور سست انسان اپنے چھکڑے سے نیچے اتر اور اپنے ان مضبوط ہاتھوں سے پہیوں کو دھکا دینے میں بیلوں کی مدد کر سُن! سُن اے بزدل انسان خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں اگر تو یونہی چھکڑے پر بیٹھا بیلوں کو پیٹتا رہے گا تو تو کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اٹھ اور بیلوں کی مدد سے چھکڑے کو کیچڑ سے نکال" یہ سُنکر کرمو بہت شرمندہ ہوا اور چھکڑے سے اتر کر پہیوں کو دھکا دینے لگا۔ آخر کار اس کی کوشش سے چھکڑا کیچڑ سے نکل آیا پھر اسنے رحمدل فرشتہ کی طرف دیکھا لیکن وہ نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔ کرمو نے کہا واقعی اپنی مدد آپ ہی تمام مشکلوں کا حل ہے۔ اگر میں بیلوں کے ساتھ پہیوں کو دھکا نہ لگاتا تو میں کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکتا اور رات کو جنگلی جانوروں کا شکار ہو جاتا یا سردی سے ٹھٹھر کر مر جاتا۔ (فرخندہ فرزانہ - ربوہ)

جو کچھ دیتا ہے ......

ایک بادشاہ کی پانچ بیٹیاں تھیں ایک دن بادشاہ نے ان سے پوچھا کہ اے میری بیٹیو تمہیں جو نعمتیں حاصل ہیں وہ تمہیں کون دیتا ہے۔ چار لڑکیوں نے کہا کہ یہ سب کچھ آپ ہی دیتے ہیں۔ بادشاہ یہ سُنکر بہت خوش ہوا مگر جب سب سے چھوٹی لڑکی سے پوچھا تو وہ کہنے لگی مجھے تو یہ سب کچھ خدا تعالیٰ ہی دیتا ہے بادشاہ یہ سُنکر غصہ سے لال پیلا ہو گیا کہنے لگا یہ سب کچھ میں دے رہا ہوں اور تم کہہ رہی ہو کہ یہ سب کچھ خدا دیتا ہے۔ میں اس کو جنگل میں چھوڑ آتا ہوں اور پھر دیکھوں گا کہ خدا اس کو کیسے دیتا ہے۔ بادشاہ اپنی لڑکی کا سب زیور اور اچھے کپڑے اتار کر پرانے اور گندے کپڑے پہنا کر نوکر کو کہنے لگا جاؤ اس کو جنگل میں چھوڑ آؤ پھر دیکھتے ہیں کہ اس کو خدا کیسے دیتا ہے ...... نوکر شہزادی کو جنگل میں لے گیا اور وہاں چھوڑ آیا۔ وہاں شہزادی رونے لگی۔ اس کے رونے کی آواز سُنکر ایک فقیر جو وہاں رہتا تھا آیا اور اس لڑکی سے سب حالات پوچھے۔ لڑکی نے سب کچھ بتا دیا فقیر اس کو اپنی جھونپڑی میں لے گیا اور اسنے اپنی بیٹی بنا کر اسے اپنے پاس رکھ لیا۔ ایک دن فقیر نے کہا کہ یہ جھونپڑی چھوٹی ہے سردی کا موسم آرہا ہے اس لئے اس کے ساتھ ایک جھونپڑی اور بنا لیں۔ شہزادی نے کہا ٹھیک ہے فقیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک لوہے کا لمبا سا ٹکڑا لے آیا اور لگا زمین کھودنے۔

جب زیادہ گہرا ہو گیا تو فقیر زور زور سے مارنے لگا جب اس نے مارا تو اندر سے آواز آئی چھن چھن فقیر نے سمجھا کچھ ہے اس نے زمین کھود دی تو اندر سے خزانہ نکلا۔

پھر فقیر نے ایک بہت بڑا عالیشان محل بنوایا اور جنگل میں منگل بنا دیا اور دنیا بہت دور سے اسے دیکھنے آتی بادشاہ کو بھی بہت شوق ہوا کہ میں بھی وہ محل دیکھوں۔

دوسرے دن وہ محل دیکھنے آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کی بیٹی محل میں بیٹھی ہے۔ بادشاہ نے کہا اے بیٹی اتنی دولت تم نے کہاں سے لی ہے۔ لڑکی نے بڑے تعجب سے کہا کہ کیا اب بھی آپ کو یہ شک ہے کہ یہ سب کچھ جو دیتا ہے خدا ہی دیتا ہے۔

بادشاہ شرمندہ ہو گیا اور اپنی بیٹی سے معافی مانگنے لگا اور اپنے گھر لے گیا۔

(شکیل احمد۔ ربوہ)

---

۴ بالآخر سب بچوں کو چاہیئے کہ مئی کو مرکزی امتحانوں کا مہینہ منائیں۔ اور مرکزی بچے کو ان امتحانات میں شامل کریں۔ پاس ہونے والوں کو خوبصورت بیج سالانہ اجتماعات پر ملیں گے اور اوّل۔ دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات بھی ملیں گے۔

اللہ تعالٰے آپ سب کو خوب محنت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

اطفال الاحمدیہ کی

قابلِ تقلید مساعی

(بقیہ صفحہ ۹)

کی مجلس نے منائی جس میں سامعین کی تعداد ایک ہزار سے تجاوز کر گئی اور تقریریں کرنے والوں میں جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت بھی شامل تھے اس کی رپورٹ اردو اور انگریزی روزناموں میں بھی شائع ہوئی۔

اجتماع اس سلسلہ میں پہل سابق سندھ کی مجلس محمد آباد نے کی ان کے ناظم اطفال ملک رشید احمد صاحب نے اس اجتماع کو ہر رنگ میں کامیاب بنانے کے لئے دن رات ایک کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

لائلپور کی مجلس نے بھی ایک روزہ اطفال کا اجتماع کرایا ہے وغیرہ وغیرہ۔

عید ملاپ پارٹی لاہور اور سیالکوٹ کی مجالس نے اس تقریب کو وسیع پیمانے پر منعقد کیا۔ سیالکوٹ والوں کا پروگرام باغِ جناح میں اتنا دلچسپ تھا کہ باغِ جناح میں سیر کرنے والے غیر از جماعت احباب بھی اس سے مستفید ہوتے۔

ٹورنامنٹ بچوں میں کھیلوں کا شوق پیدا کرنے اور پھر مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ گاہے بگاہے ان کے ورزشی مقابلہ جات ہوں۔ ایسے ٹورنامنٹ اکثر مجالس میں رائج ہو چکے ہیں اور واہ کینٹ جیسی چھوٹی مجلس نے بھی اس پروگرام پر عمل کیا ہے۔ م

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"بھائی جان"

دنیائے احمدیت کی خبریں

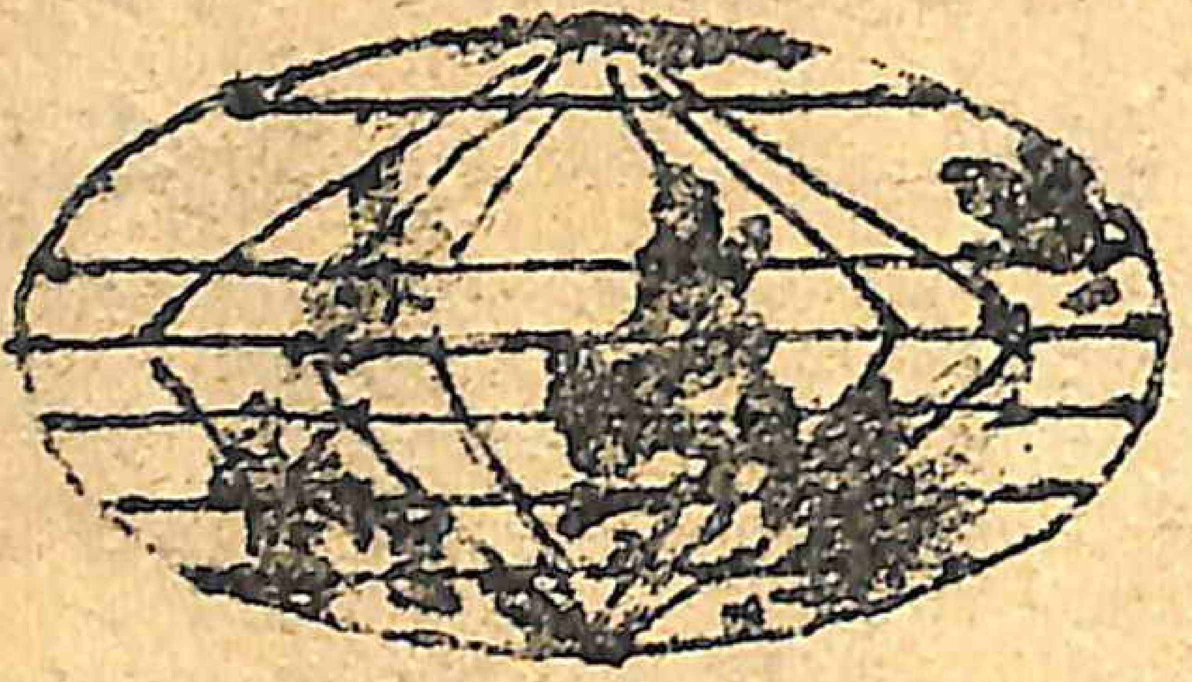

خلافتِ ثانیہ کی پچاس سالہ تقریب

مورخہ ۱۴ مارچ سنہ ۶۴ء اسلام اور احمدیت کی تاریخ میں نہایت مبارک اور اہم دن تھا۔ اس دن اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے وعدوں کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامیاب اور کامران خلافت پر پچاس سال کا طویل عرصہ پورا ہوا اور احباب جماعت کے دلوں میں خوشی اور مسرت کی ایک تازہ لہر دوڑ گئی اس پچاس سالہ دور خلافت میں اسلام اور احمدیت کو جس قدر ترقیات حاصل ہوئی ہیں وہ روز روشن کی طرح واضح ہیں اور حضور کی خلافتِ حقہ کی سچائی پر زندہ گواہ ہیں سنہ ۱۹۱۴ء اور سنہ ۱۹۶۴ء کے حالات کا مقابلہ کیا جائے تو آج جماعت احمدیہ اوج ثریا سے ہمکنار نظر آتی ہے۔ ساری دنیا میں تبلیغی مشنوں کا قیام، مساجد کی تعمیر، جماعتی نظام، تراجم قرآن کریم، سکولوں اور کالجوں کا قیام اور نئے مرکز ربوہ کا قیام ایسے عظیم الشان کارہائے نمایاں ہیں کہ رہتی دنیا تک تاریخ اسلام کا سنہری باب شمار کئے جائیں گے۔ چنانچہ اس ترقی کو دیکھ کر اور حضور کی بے مثال قربانیوں اور خدمات جلیلہ کو دیکھ کر جماعت کے دل میں اس موقعہ پر تشکر کے جذبات کا پیدا ہونا ایک قدرتی بات تھی ــــ اس پُر مسرت تقریب کو ساری دنیا کے احمدیوں نے بڑے جوش و خروش سے منایا اور حضور کی خدمت میں مبارکباد کے تار اور خطوط بھیجے ربوہ میں اس تقریب کو بڑے اچھے رنگ میں منایا گیا۔ پچاس بکرے صدقہ کئے گئے۔ کھانا پکا کر غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ سارے شہر میں چراغاں کیا گیا۔ نمازوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور اسلام کی فتح و نصرت اور غلبہ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ اور درازئ عمر کے لئے عاجزانہ دعائیں کی گئیں۔ الغرض ربوہ میں اس دن ہر طرف چہروں پر بشاشت اور ترو تازگی پھیلی ہوئی تھی۔ ہر کوئی مسرور و شاداں تھا کیوں نہ ہوتا ــــ آج ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ کی بابرکت خلافت پر پچاس سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان اعزاز ہے جو ہمیں عطا ہوا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

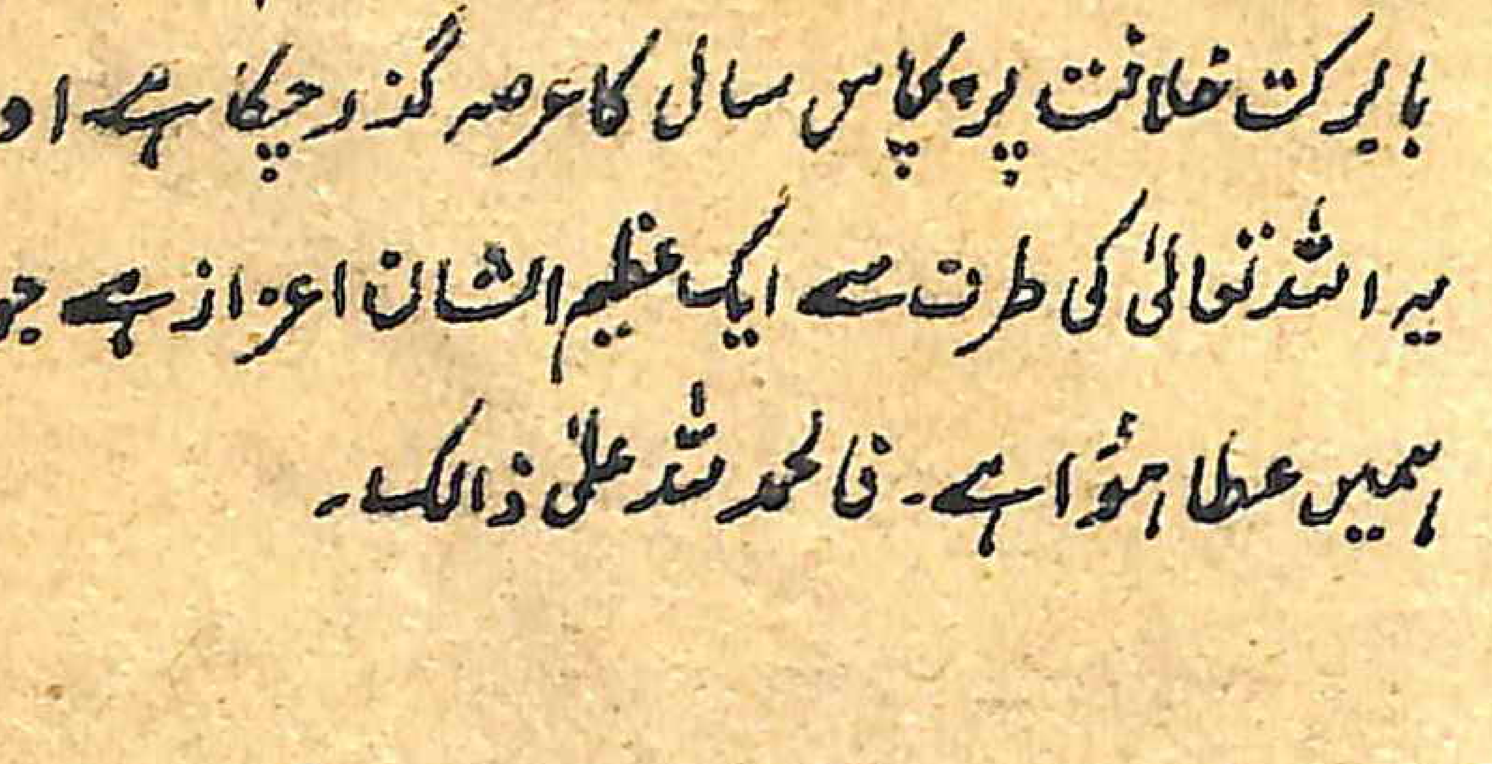

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس مشاورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۲۲ء میں جماعتی کاموں کو باہمی صلاح و مشورہ سے چلانے کے لئے مجلس مشاورت کا قیام فرمایا۔ یہ مجلس تمام جماعتہائے احمدیہ کے منتخب شدہ نمائندگان پر مشتمل ہوتی ہے اور سال میں ایک دفعہ معین تاریخوں میں اس کا اجلاس منعقد ہوتا ہے اور جماعتی نظام کو بہتر بنانے کے لئے اور دنیا میں تبلیغ اسلام کے کام کو وسیع کرنے کے لئے باہمی غور و فکر سے فیصلے کئے جاتے ہیں۔ اور دورانِ سال میں ان کو عملی جامہ پہنایا جاتا ہے۔

امسال مجلس مشاورت ۲۰، ۲۱، ۲۲ مارچ کو منعقد ہوئی۔ صدارت کے فرائض حضور کے ارشاد کے مطابق محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائل پور نے سر انجام دیئے۔ بچے یہ سنکر خوش ہوں گے کہ خلافتِ ثانیہ کے آغاز میں جہاں خزانے میں چند آنے کے پیسے تھے آج خدا کے فضل سے اشاعتِ اسلام کے لئے جماعت کے مختلف ادارے ۶۴ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کر رہے ہیں چنانچہ امسال صدر انجمن اور تحریک جدید اور وقفِ جدید کے بجٹ ملا کر چونسٹھ لاکھ روپے تک پہنچتے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک اس کے علاوہ اور بہت سے مفید اور کار آمد فیصلے کئے گئے جن پر آئندہ سال کے دوران عمل کیا جائے گا۔

مرکزی تربیتی کلاس سے

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا ایمان افروز خطاب

مورخہ ۱۸ اپریل کو مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب عمل میں آئی۔ تربیتی کلاس کا آغاز ۳ اپریل کو ہوا تھا اور یہ پندرہ روز تک جاری رہی۔ اس کا انعقاد تعلیم الاسلام ہائی سکول کے "بشیر ہال" میں کیا گیا۔ پاکستان کے طول و عرض سے آئے ہوئے ۱۴۱ خدام نے اس تربیتی کلاس میں شرکت کی۔ دینی مسائل کے حصول، خصوصی عبادات کی بجا آوری اور دیگر مفید اور دلچسپ پروگراموں کے باعث یہ کلاس نہایت ہی مفید اور بابرکت ثابت ہوئی۔

خدام نے یہ ایام بڑے نظم و ضبط اور توجہ و انہماک سے بسر کئے اور بہت سے علمی، اخلاقی اور روحانی جواہر پارے اپنے دامن میں سمیٹ کر لے گئے۔ امید ہے خدام واپس جا کر اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی ان سے بہرہ ور کریں گے۔

الوداعی تقریب کے موقعہ پر ۱۸ اپریل کو شام کے ۵ بجے بشیر ہال خدام اور دیگر مہمانوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ربوہ کے تمام سرکردہ احباب اس موقعہ پر تشریف رکھتے تھے تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا اس کے بعد خدام نے محترم صدر صاحب کے ساتھ بڑے جوش اور ولولہ سے عہد دہرایا۔ پھر تربیتی کلاس کے منتظم مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر نے تربیتی کلاس کے کوائف حاضرین کے سامنے پیش کئے۔

اس کے بعد محترم صدر صاحب نے کلاس کے امتحانات میں امتیاز حاصل کرنیوالے اور کامیاب ہونیوالے طلبہ میں انعامات اور اسناد تقسیم فرمائیں۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے تربیتی کلاس کے خدام کو خطاب فرماتے ہوئے نہایت ہی دینی نصائح سے نوازا۔ آپ نے فرمایا کہ اے عزیزو اور احمدیت کے جان نثارو! تم اپنے دلوں کو احکم الحاکمین اور بادشاہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بادشاہ کی راجدھانی بناؤ اور اپنے اوپر صرف اسی کی حکومت قائم کرو تاکہ تمہارے سب کاموں میں توحید کی جھلک نمایاں ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض کی تکمیل ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عشق قائم کرنے آئے تھے۔ اگر احمدی ہو کر بھی ہم خدا کی محبت میں بے قرار نہیں تو ہمارے احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ پس سچے دل سے کوشش کرو کہ اول تم خود اس غرض کو پورا کرو اور پھر ساری دنیا کو احمدیت کی آغوش میں لاکر اس خدائی تقدیر کی تکمیل میں حصہ دار بنو۔ ان کلمات کے ساتھ آپ نے خدام کو خدا کے سپرد کیا اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

بعد ازاں ایک پر تکلف چائے کے بعد یہ بابرکت تقریب آئندہ سال پھر منعقد ہونے کے لئے اختتام پذیر ہوئی۔

عید الاضحیٰ کی تقاریب

ربوہ — ۲۳ اپریل کو ربوہ میں عید الاضحیٰ کا عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا۔ نماز عید مسجد مبارک میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبۂ عید میں آپ نے عید قربان کا فلسفہ بیان فرمایا اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمائی۔

ہالینڈ — ہیگ میں نماز عید مکرم محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے پڑھائی۔ خطبۂ عید الاضحیٰ میں حضرت ابراہیمؑ کی سنت پر روشنی ڈالی۔ سات سو مسلمانوں نے شرکت کی۔ پاکستان اور انڈونیشیا کے سفارتی نمائندے بھی عید میں شامل ہوئے۔

انگلستان — لندن میں جماعت احمدیہ کا سب سے بڑا اجتماع مسجد فضل لندن میں ہوا جس میں مختلف مسلم ممالک کے سفارتی نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ نماز امام مسجد لندن مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نے پڑھائی اور خطبۂ عید پڑھا۔ نماز کے بعد مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اس کے علاوہ انگلستان کے دیگر شہروں میں بھی احمدی احباب نے عید کی تقریبات پوری شان سے منائیں۔ **گلاسگو** میں مکرم منصور احمد صاحب نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔

جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے

مورخہ ۱۷، ۱۸، ۱۹ مارچ کو جامعہ احمدیہ ربوہ کے سالانہ تقریری مقابلے منعقد ہوئے۔ پہلے روز انگریزی میں دوسرے روز اردو میں اور آخری دن عربی زبان میں تقاریر ہوئیں۔ طلبائے جامعہ نے بڑھ چڑھ کر ان مقابلوں میں حصہ لیا اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ طلبہ کے اس شوق و ذوق نے سامعین کو بہت متاثر کیا۔ تقریب کے اختتام پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے انعام حاصل کرنیوالے طلبہ میں انعامات تقسیم فرمائے اور بعد ازاں شاندار خطاب سے نوازا۔ لطف کی بات یہ کہ جس طرح یہ مقابلے تین زبانوں میں منعقد ہوئے تھے اسی طرح محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے بیک وقت تینوں زبانوں میں طلبہ سے خطاب فرمایا پہلے انگریزی میں پھر اردو میں اور اس کے بعد عربی میں۔ سامعین اس سے بہت محظوظ ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ طلبائے جامعہ اسلامی فوج کی صف اول کے سپاہی ہیں جنہوں نے دنیا سے کفر و الحاد مٹا کر توحید اور اسلام کے نور کو پھیلانا ہے۔ آپ نے انہیں نصیحت فرمائی کہ اس غرض کو پورا کرنے کیلئے انہیں اپنے آپ کو علم و عمل سے مزین کرنا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذرا ہنس لیجئے

• ڈاکٹر :- (مریض سے) اور سردی سے تمہارے دانت بھی بجتے ہوں گے۔

مریض :- جی نہیں جب بخار چڑھتا ہے تو میں اپنے دانت اتار کر رکھ دیتا ہوں۔

• ڈاکٹر (مریض سے) تمہارا وقت قریب آ چکا ہے تم بچ نہیں سکتے۔ بتاؤ آخری بار کس سے ملنا چاہتے ہو۔

مریض :- دوسرے ڈاکٹر سے۔

• ماسٹر صاحب (رشید سے) اگر تم نیک کام کروگے تو تمہاری شہرت دنیا کے چاروں کونوں میں پھیل جائیگی۔

رشید (حیرانی سے) مگر آپ نے تو کل بتایا تھا کہ دنیا گول ہے۔

• بیٹا (باپ سے) آج ہماری جماعت میں ایک لڑکا گرا سب لڑکے ہنسے مگر میں نہ ہنسا۔

باپ :- شاباش۔ مگر گرا کون تھا۔

بیٹا (افسردہ منہ بنا کر) میں ہی گرا تھا۔

• بیمار (حکیم سے) جی مجھے رات کو نیند نہیں آتی۔

حکیم :- تو پھر آپ دن کو سو جایا کریں۔

(محمد شفیق دہم اے - ربوہ)

ننھا کونین کی گولی کھانے پر بہت ضد کر رہا تھا۔ ابا نے سوچا یوں تو نہیں کھائے گا۔ انہوں نے گولی کو ایک گلاب جامن میں رکھ کر اس سے کہا کہ بیٹا کھا لو، اور خود کتاب پڑھنے لگ گئے۔ تھوڑی دیر بعد پوچھا بیٹا گلاب جامن کھا لیا۔ ننھے نے کہا ہاں ابا جان۔ گلاب جامن تو کھا لیا مگر اسکے اندر جو بیج تھا وہ میں نے پھینک دیا ہے۔

(ہمیرہ حبیب بنت چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب - لائلپور)

ایک پینٹر کے پاس دو مختلف بورڈ لکھنے کو آئے ایک پر یہ لکھنا تھا پنجاب کا خالص گھی پانچ روپے فی سیر اور دوسرے پر لکھنا تھا سائیکل کی مرمت تسلی بخش ہوتی ہے کچھ دن بعد جب دونوں گاہک آئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ پینٹر نے غلطی سے لکھ دیا تھا :-

۱ - پنجاب کا خالص سائیکل پانچ روپے فی سیر

۲ - گھی کی مرمت تسلی بخش ہوتی ہے۔

• سپاہی :- تم دو آدمی سائیکل پر کیوں سوار ہوئے؟

آدمی :- تیسرا آدمی کوئی ملا ہی نہیں۔

(تسنیم افضال، راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبشر خورشید ناظم نشر و اشاعت
مجلس خدام الاحمدیہ
راولپنڈی

راولپنڈی میں یوم والدین کی تقریب

اطفال الاحمدیہ کے تربیتی پروگرام کے سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کے زیر اہتمام ۱۹۔ اپریل بروز اتوار مسجد نور واقع مری روڈ راولپنڈی میں "یوم والدین" کی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اجلاس اوّل صبح ۹ بجے زیر صدارت محترم شیخ خورشید احمد صاحب ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد محترم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی نے معائنہ اور تعارف کرایا۔ اس کے بعد شیخ خورشید احمد صاحب نے جو مرکز سے بطور نمائندہ خاص اس پروگرام میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا پیغام پڑھ کر سنایا جو آپ نے اس موقع پر ارسال فرمایا تھا۔ اس کے بعد اطفال کے مقابلہ جات شروع ہوئے مقابلہ تلاوت قرآن پاک میں دس اطفال نے شرکت کی۔ مقابلہ تقاریر میں ۱۲ اور مقابلہ نظم میں تقریباً بیس اطفال نے حصہ لیا۔ منصفین کے فرائض مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب۔ مکرم محمد شریف صاحب۔ مکرم مکارم صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب نے ادا فرمائے۔ نتائج مندرجہ ذیل رہے:-

مقابلہ تلاوت:- اوّل: فضل الرحمٰن حلقہ مسجد
دوم: شمیم احمد بھٹی حلقہ احمد کمرشل کالج

مقابلہ تقاریر:- اوّل: تنویر احمد حلقہ اصغر مال
دوم: منور احمد حلقہ مسجد
سوم: مجید احمد حلقہ چک لالہ
خاص انعام: شیخ توقیر احمد حلقہ مسجد

مقابلہ نظم:- اوّل: شمیم احمد بھٹی حلقہ احمد کمرشل کالج

شیخ خورشید احمد صاحب نمائندہ مرکز نے نتائج کے اعلان کے بعد حاضرین سے جن میں اطفال۔ خدام اور والدین شامل تھے، خطاب فرمایا۔ مجلس کی مساعی کو سراہتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مجلس نے جس محنت اور ہمت سے اس پروگرام کا اہتمام کیا ہے وہ اس کے لئے مبارکباد کی مستحق ہے۔

آپ نے بچوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر احمدی بچے کو اپنے دل میں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کا مقام کیا ہے۔ آپ صرف مسلمان بچے ہی نہیں احمدی بچے ہیں آپ کا مقام عام بچوں سے نہ صرف مختلف ہے بلکہ بہت نازک اور بلند بھی ہے۔ آپ نے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے۔ آپ کے اعمال اور اخلاق دوسروں کے لئے نمونہ ہونے چاہئیں۔ ماں باپ کی اطاعت، دین سے محبت، لباس کی صفائی، تعلیم میں محنت اور نمازوں میں پابندی آپ کا نصب العین ہونا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا احمدی بچے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمزوری احمدیت کی کمزوری سمجھی جائے گی۔ آپ کو ہر وقت اس بات کو سامنے رکھنا چاہیئے کہ اگر آپ بُرے ہوئے تو اس سے احمدیت کی بدنامی کا امکان ہے۔ آپ نے والدین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ پروگرام آپ والدین پر اولاد کی تربیت کی اہمیت واضح کرنے کے لئے منعقد کیا جا رہا ہے اگر آپ کا تعاون مجلس کو حاصل ہو تب ہی وہ اپنے پروگرام میں خوشکن نتائج پیدا کر سکتی ہے۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی ۱۱½ بجے دوپہر شروع ہوئی۔ صدارت کے فرائض مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت مقامی نے ادا فرمائے تلاوت اور نظم کے بعد میجر شیخ مظفر احمد صاحب نے "بچوں کی نفسیات اور ان کی تربیت" کے عنوان سے تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ بچوں کی تربیت کی بنیاد پہلے سات سال کے زمانہ میں قائم ہوتی ہے اس لئے یہ زمانہ بہت اہم ہے اس کے بعد تربیت کا ڈھانچہ اسی بنیاد پر ۱۹ سال کی عمر تک قائم رہتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سوال کہ بچوں کی تربیت کیوں کی جائے؟ اس کے بارے میں عام لوگوں کے مختلف نظریئے ہیں لیکن احمدیوں کے پیش نظر نظریہ یہی ہے کہ آئندہ یہ بچے احمدیت کے ستون ثابت ہوں آپ نے فرمایا اگر آپ اس نیت سے بچوں کی تربیت فرمائیں گے کہ یہ جماعت کی ترقی کا موجب بنیں تو خدا آپ کو اس کا بہترین صلہ دے گا۔ آپ نے آخر میں فرمایا کہ بچوں میں سچ بولنے کی عادت پیدا کرنی چاہیئے کیونکہ اسی سے ہی ان میں دوسری خصوصیات پیدا ہو سکتی ہیں اور وہ اخلاقی طور پر ترقی کر سکتے ہیں۔ بچوں کی تربیت کے ساتھ ساتھ خدا سے دعا بھی کرنی چاہیئے کیونکہ اسی سے ہی آپ کی کوشش میں برکت پیدا ہو سکتی ہے

آپ کی تقریر کے بعد مکرم محمود احمد صاحب نے "انبیاء کا بچپن" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا انبیاء نے ہر شعبۂ حیات میں اپنے کردار کو بطور نمونہ پیش کیا ہے۔ آپ نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا اس میں بچوں اور والدین دونوں کے لئے سبق ہے کہ دین کی خاطر عزیز سے عزیز چیز کا مطالبہ کیا جائے تو اسے بے دریغ پیش کیا جائے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ جب حضرت حلیمہؓ کے ہاں تھے تو بچوں کی طرح دوسروں سے بالکل لڑتے جھگڑتے نہ تھے اور نہ کبھی اپنا حصہ لینے پر اصرار کرتے۔ اگر مل جاتا تو لے لیتے ورنہ خاموش رہتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بچپن کی زندگی بھی بہت پاکیزہ تھی۔ آپ دوسرے بچوں کی نسبت متانت سنجیدگی اور گہرے غور و خوض میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ اس کے بعد "بچوں کی تربیت کے نتیجہ میں والدین کے لئے اس دنیا میں اور آخرت میں فوائد" کے موضوع پر مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا اولاد ایک بہترین نعمت ہے اور خدا نے کہا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر ادا کرو گے تو تم پر برکتوں کا نزول ہو گا اور اگر تم نے ان نعمتوں کی قدر نہ کی تو برکتیں چھن جائیں گی۔ نعمت جتنی بڑی ہو اتنی ہی ذمہ داریاں ادا کرنا پڑتی ہیں۔ آپ نے فرمایا اولاد کی تربیت اس خیال سے نہیں کرنی چاہیئے کہ ہم کو فائدہ ہو۔ یہ ہماری جائداد تجارت کو سنبھالنے کے اہل ثابت ہو۔ آپ نے فرمایا اولاد فائدے کی موجب ہو یا نہ ہو خدا کے حکم کی تعمیل اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس کی تربیت کرنی چاہیئے۔ اور جب خدا خوش ہو گا تو اس کے نتیجہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ جنت کے حقدار ہوں گے۔

اس کے بعد میاں ظفر احمد صاحب نے مجلس اطفال الاحمدیہ کی تربیت اور مشکلات کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ آپ نے والدین سے درخواست کی کہ وہ مجلس سے تعاون کریں تاکہ وہ اپنے پروگرام کو کامیاب بنا سکیں۔

آخر میں مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی نے حاضرین کا شکریہ ادا فرمایا۔ پھر مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر مقامی نے انعامات تقسیم فرمائے آپ نے بچوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ بچو تم نے آئندہ بڑے ہو کر احمدیت کی ذمہ داری کا بوجھ اٹھانا ہے اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور تمہارے والدین اور اراکین مجلس جس رنگ میں کوشش کرتے ہیں ان سے تعاون کریں۔

دعا کے بعد دوپہر $1\frac{1}{2}$ بجے اس تقریب کا اختتام ہوا۔

ڈھیانوالہ ضلع لائلپور میں

یوم والدین

(دیہاتی مجالس کے لئے یہ نمونہ قابلِ تقلید ہے۔ قائدین اضلاع بھی اس طرف توجہ فرمائیں — مہتمم اطفال)

ہمارا گاؤں لائل پور سے چودہ میل کے فاصلہ پر ہے ہمارے تیس اطفال ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ اس سال شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی سب سکیموں پر کما حقہ عمل کیا جائے چنانچہ ۱۰ اپریل کو یوم والدین کی تقریب بھی رکھی گئی جس میں ربوہ سے مہتمم صاحب اطفال تشریف لا کر شامل ہوئے اور ناظم اطفال ضلع لائل پور شیخ محمد اکرم صاحب بھی تشریف لائے

جلسہ سے ایک دن پہلے اطفال کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ فٹ بال اور کبڈی کے لئے اطفال کو 'خالد' اور 'طارق' نامی دو ٹیموں میں تقسیم کیا گیا۔ انفرادی کھیلوں مثلاً دوڑ ۱۰۰ گز اور ۲۰۰ گز چھلانگ میں سب اطفال نے حصہ لیا۔

خطبہ جمعہ انصار، خدام۔ اطفال کے علاوہ لجنات نے بھی سنا جو مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مہتمم اطفال نے دیا اور واضح فرمایا کہ ہماری جماعتی زندگی اور ترقی کے لئے تبلیغ اشد ضروری ہے اور دیہات میں تبلیغ کے آسان ذرائع بھی بیان فرمائے۔

نماز جمعہ کے بعد 'یوم والدین' کا جلسہ شروع ہوا جس کی صدارت مقامی امیر جناب ڈاکٹر رحیم بخش صاحب نے فرمائی۔ تلاوت۔ عہد اور نظم کے بعد اطفال الاحمدیہ کے معتمد عمومی صاحب نے تقریر کی۔ پھر خاکسار حفیظ احمد نے مجلس کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی جس میں مجلس کی تنظیم۔ تعلیم۔ تربیت۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلاح وارشاد اور وقارِ عمل کے پہلوؤں کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا نیز بتایا کہ دفتر مجلس کے لئے جگہ اور سامان کے علاوہ روپیہ بھی فراہم کر لیا گیا ہے جلدی ہی تعمیر ہو جائے گا تو پبلک ریڈنگ روم اور لائبریری کا کام بھی دے گا۔

شیخ محمد اکرم صاحب ناظم اطفال الاحمدیہ ضلع لائل پور نے اطفال الاحمدیہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی بعدہٗ سیکرٹری اصلاح وارشاد مولوی سردار علی صاحب نے بھی بچوں کی تعلیم و تربیت کی اہمیت پر زور دیا۔

آخری تقریر مہتمم صاحب اطفال نے فرمائی آپ نے مختلف مثالیں آسان پیرایہ میں پیش فرمائیں اور واضح کیا کہ دیہات میں بچوں کی صحیح طور پر تعلیم و تربیت کرنا اشد ضروری ہے۔ آپ نے بچوں کو نماز باجماعت۔ سچائی۔ بہادری جیسے اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی تقریر کے بعد آپ نے مقابلوں میں اوّل دوم آنیوالوں کو انعامات تقسیم فرمائے اور صدارتی ریمارکس کے بعد جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔ اس جلسہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ والدین کا بچوں کی تعلیم و تربیت کے بارہ میں مجلس کے ساتھ تعاون پہلے سے زیادہ ہو گیا ہے اور بچے بھی بڑے شوق سے جسمانی اور علمی پروگراموں میں حصہ لیتے ہیں۔ گویا دیہات میں ایسی تقاریب بہت ہی ضروری اور مفید ہیں۔

حفیظ احمد
قائد مجلس خدام الاحمدیہ
لاٹھیانوالہ ضلع لائل پور

تشحیذ کے موجودہ معیار پر فخر کیا جا سکتا ہے

چوہدری فیض احمد صاحب اسلم سب جج ایبٹ آباد کا

مکتوب

ایبٹ آباد
۲۰ اپریل ۱۹۶۴ء

مکرمی و محترمی ایڈیٹر صاحب تشحیذ الاذہان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

تشحیذ الاذہان ابتداء ہی سے میرے زیر مطالعہ رہا ہے۔ بچوں کے دوسرے رسالے بھی وقتاً فوقتاً میری نظر سے گذرتے رہتے ہیں۔ یہ امر باعثِ اطمینان ہے کہ تشحیذ الاذہان کا معیار ان تمام رسالوں کے معیار سے بہتر ہے۔ میں نے اکثر احمدی گھرانوں میں دیکھا ہے کہ بچے بہت ذوق و شوق سے اس کا مطالعہ کرتے ہیں ممکن ہے اس میں کچھ اور خوبیاں بھی پیدا کی جا سکتی ہوں مگر میرے خیال میں تو اسکے موجودہ معیار پر بھی بجا طور پر فخر کیا جا سکتا ہے۔

بچوں کی تربیت کے لئے ایسے رسالہ کی بہت ضرورت تھی۔ الحمد للہ کہ ہمیں تشحیذ کی صورت میں ایک ایسا رسالہ میسر آ گیا ہے جو ہمارے نونہالوں کی تربیت کے لئے بہت ممد ثابت ہو رہا ہے۔ والسلام

فیض احمد اسلم
سول جج۔ ایبٹ آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہیلیاں ۔۔ اور ۔۔ برخوردار

محترم بھائی جان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

پیارا تشحیذ ملا۔ ملتے ہی دل میں ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی پھر جب تشحیذ کا مطالعہ کیا تو مزید خوشی ہوئی کیونکہ ہمارا تشحیذ اب خدا کے فضل سے بہت سے رسالوں کے آگے نکل چکا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکی کوششوں میں مزید برکت ڈالے، آمین۔

آپ نے اس شمارہ میں دوبارہ پہیلیاں شروع کی ہیں لیکن میرے خیال میں اگر آپ ان کو سابقہ طریقہ کے مطابق ہی جاری رکھیں تو مہربانی ہوگی۔ مثلاً جو پہیلیاں اس شمارے میں دی گئی ہوں ان کے صحیح حل اور ان کے جوابات بھیجنے والوں کے اسماء بھی دوسرے شمارے میں شائع کئے جائیں اس سے قارئین کے لئے مزید دلچسپی کا سامان پیدا ہو جائے گا۔ امید ہے کہ آپ اس پر غور فرمائیں گے۔ شکریہ۔ ایک اور بات یہ ہے کہ آپ نے جو "برخوردار" کو تشحیذ میں جگہ دی ہے اگر اسکو مستقل شکل دیدیں تو بہت اچھا ہوگا۔ (عبدالرشید انور۔ شاہ کوٹ شیخوپورہ)

بچوں سے درخواست

پیارے بھائی جان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

تشحیذ کی بڑھتی ہوئی اشاعت پر میری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیے۔ وہ دن دور نہیں جب ہمارا پیارا رسالہ "تشحیذ" بچوں کے تمام رسالوں سے بازی لے جائے گا۔ اس کے بہترین مضامین اس بات کی ضمانت ہیں کہ یہ رسالہ ہر لحاظ سے عمدہ ہے سب بچوں کو چاہیئے کہ وہ اس کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ مجھے اس کے مندرجات میں تاریخی، مذہبی اور اخلاقی مضامین بیحد پسند ہیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ تشحیذ کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔ (رفیع احمد بشارت۔ کراچی)

اظہار خوشنودی

پورے ایک ماہ کے انتظار کے بعد تشحیذ کا تازہ پرچہ ملا سب بے چینی دور ہو کر دلی امید بر آئی۔ بھلا اسکے علاوہ اور کیا رائے قائم کی جا سکتی جبکہ سلسلہ کے جید عالم اور بزرگوں نے رسالہ ہذا کی ترقی پر خوشنودی کا اظہار کیا ہے۔

یہ بہت بڑی ناانصافی ہوگی اگر میں یہ نہ لکھوں کہ رسالہ تشحیذ چھوٹے اور بڑے، لڑکوں اور لڑکیوں سب کے لئے یکساں مفید ہے اسکی توسیع کیلئے ہر مخلص احمدی کو کوشش کرنی چاہیئے۔

(شریف احمد قاری۔ بھیرہ)

بوجھو تو جانیں

تشحیذ کو پہلے سے بہتر پاکر بہت خوشی ہوا۔ اور اپنے کئی بھائیوں اور بہنوں کو پڑھنے کیلئے دیا انہوں نے بھی بہت پسند کیا۔ بھائی جان! گذشتہ رسالے میں "بوجھو تو جانیں" جنوری ۱۹۶۱ء کے تشحیذ سے بلکر کسی نے شائع کرایا ہے احمدی بچوں کو ایسی باتوں سے بچنا چاہیئے اس سے انکی اپنی ذات پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

(ظفر احمد مکھیں۔ حیدرآباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لطیف احمد عارف - ربوہ

س:۔ بھائی جان کیا آپ واقفِ زندگی ہیں ؟

ج:۔ بفضلہ تعالیٰ ــــ اور کیا آپ بھی ؟

س:۔ کپتان ڈگلس کون تھا ؟

ج:۔ یہ وہ جج تھا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پادری مارٹن کلارک کے مقدمہ کی سماعت کی تھی اور آپ کو اسنے باعزت بری کیا تھا۔

ادریس احمد - ربوہ

س:۔ یہ بتائیے کہ "تشحیذ الاذہان" کا کیا مطلب ہے ؟

ج:۔ "ذہنوں کو تیز کرنے والا رسالہ"

رشید احمد بشارت - کراچی

س:۔ دنیا کا سب سے بڑا شہر کونسا ہے اور کس ملک میں واقع ہے ؟

ج:۔ ٹوکیو (جاپان)

رشید احمد - گنیانوالہ (شیخوپورہ)

س:۔ بھائی جان رام کہانی کا کیا مطلب ہے ؟

ج:۔ "رام کہانی" کا محاورہ کسی بھی لمبی کہانی یا قصے پر بولا جاتا ہے۔ اسکی اصل بنیاد اس واقعہ پر مبنی ہے جبکہ رام چندر جی نے چودہ سال کا لمبا عرصہ جنگل میں بسر کیا تو اصل میں ان کی اس لمبی داستان کو رام کہانی کہا جاتا ہے مگر بعد میں محاورہ کے طور پر ہر لمبی داستان "رام کہانی" کہلانے لگی۔

معین الدین عباسی - کراچی

س:۔ ایمان کے بعد دنیا میں سب سے بڑی نعمت کونسی ہے ؟

ج:۔ "دل کا اطمینان"

س:۔ اگر میں زندگی بھر پیارے تشحیذ کا خریدار بنا رہوں تو مجھے کیا فائدہ ہوگا ؟

ج:۔ عزیزم ! کیا آپ زندگی بھر بچے ہی رہیں گے ؟ ویسے آپ کو اس کا یہ فائدہ ضرور ہوگا کہ آپ کے بچے تشحیذ سے فائدہ اٹھایا کریں گے ! اور اپنے "ابا" کا شکریہ ادا کریں گے۔

سید ساجد احمد - حافظ آباد

س:۔ انسان کا ہر قدم ترقی کی طرف جانا کیوں ضروری ہے جبکہ مادی ترقی کا روحانیت میں کوئی خاص فائدہ نہیں ہے ؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ج:- روحانیت انسان کو دنیوی ترقیات سے منع نہیں کرتی بلکہ بنی نوع انسان کی خدمت اور بہبودی کے لئے تمدنی اور معاشرتی اعتبار سے جس قدر بھی ترقی کی جائے وہ نہ صرف مفید بلکہ لازمی ہے اور روحانی لحاظ سے یہ چیز حقوق العباد میں داخل ہے۔ اس کے بغیر قوم کی بقا ممکن نہیں۔

غلام سرور - پھلرواں

س:- بھائی جان محنت کرنے اور بنی نوع انسان سے محبت کرنے کا نسخہ ارسال فرمائیں؟

ج:- لیجئے یہ نسخہ نوٹ کر لیجئے اور صبح شام اسے استعمال کیجئے:-

مستقل مزاجی سے انسان محنت کا عادی بنتا ہے اور مخلوقِ خدا کی خدمت کا جذبہ اس کے اندر محبت اور الفت پیدا کرتا ہے۔

محبوب احمد ادریس بقاپوری - کراچی

س:- میں تشحیذ بہت شوق سے پڑھتا ہوں اور مجھے اس سے بہت لگاؤ ہے۔ جب تک پورا رسالہ نہ پڑھ لوں چین نہیں آتا۔ کیا بات ہے؟

ج:- اچھی تو بات ہے!!

منیر احمد چیمہ - چک 186 T.R بہاولنگر

س:- صبح اٹھتے وقت کیا دعا پڑھنی چاہیئے؟

ج:- الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور۔

---

۲۲ مئی

بچو! ۲۲- مئی جمعہ کا دن ہوگا جو آپ سب کے لئے خاص دن ہوگا کیونکہ اس دن آپ سب شعبہ اطفال الاحمدیہ کے امتحانات میں شامل ہوں گے کیوں بھائی ٹھیک ہے نا!

جو بچے ستارہ اطفال اور ہلال اطفال پاس کر چکے ہیں وہ قمر اطفال کا امتحان دیں گے۔ جو بچے ستارہ اطفال پاس کر چکے ہیں وہ ہلالِ اطفال کا امتحان دیں گے۔ باقی سب بچوں کا ستارہ اطفال کے امتحان میں شامل ہونا ضروری ہے۔

پاس کرنے والے بچوں کو خوبصورت بیج سالانہ اجتماع کے موقع پر ملیں گے۔ اور ان امتحانات میں اوّل، دوم اور سوم آنیوالوں کو انعامات بھی سالانہ اجتماع پر ملیں گے۔

امتحانات کے پرچے آپ کے قائد صاحب کو بھجوا دئے جائیں گے۔ ان سے مل کر امتحان کا انتظام ضرور کر لیں۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ

مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قلمی دوستی

نام :- ادریس احمد

تعلیم :- ہفتم اے

مشاغل :- تشحیذ کا مطالعہ - تصاویر بنانا

پتہ :- تعلیم الاسلام ہائی سکول - ربوہ

نام :- شکیل احمد

تعلیم :- ہفتم اے

مشاغل :- دینی کتب کا مطالعہ - نماز پڑھنا - خطوط کے جواب جلدی دینا -

پتہ :- ٹی - آئی - ہائی سکول - ربوہ

نام :- رشید احمد چیمہ

تعلیم :- میٹرک

مشاغل :- تشحیذ کا مطالعہ - نماز پڑھنا

پتہ :- گنیانوالہ چک نمبر ۲۱ (شیخوپورہ)

نام :- ناصر احمد طاہر

تعلیم :- ہفتم

مشاغل :- تلاوت کلام پاک - نماز پڑھنا - تشحیذ کا مطالعہ -

پتہ :- چک 186/7.R ضلع بہاولنگر

نام :- مشتاق احمد ولد چوہدری بشیر احمد صاحب

تعلیم :- جماعت چہارم

مشاغل :- کھیلنا - نماز پڑھنا - خطوط کے جواب لکھنا - گھر کے کاموں میں والدین کا ہاتھ بٹانا -

پتہ :- چک 186/7.R ضلع بہاولنگر

نام :- محبوب احمد ادریس بقاپوری

تعلیم :- ہفتم

مشاغل :- نماز پڑھنا - کرکٹ کھیلنا - خدمتِ خلق

پتہ :- مکان 106/1 ایف

ای بے سینسیا لائنز - کراچی

نام :- نصرت خورشید

تعلیم :- تھرڈ فارم کے جی سکول

مشاغل :- نمازیں - پڑھائی - گھر کے کام - دینی نظمیں یاد کرنا -

پتہ :- مکان 8/15 محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ

AY 1964 REGD. L. No. 71

Monthly THE TASHHEEZ-UL-AZHAN Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد احمدیہ ہمبرگ (مغربی جرمنی)

Only Title printed at the Nusrat Art Press, Rabwah.